Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 8

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

24 محرم 1427 ہجری 23 تبلیغ 1385 ہش 23 فروری 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 25 فروری (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اسکے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے انکو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن، اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اسکے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد ﷺ اسمیں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ اور اسکے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اسکے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔ اور آخرکار اسکی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جسکا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ موسیٰ نے وہ متاع پائے جسکو قرون اولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد ﷺ نے وہ متاع پائے جسکو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر۔ مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر۔ اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر

(کشتی نوح۔ ص ۱۴)

مسلمان اس لئے تنزل کا شکار ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق آنے والے مامور کو نہیں مانا

اُمت کے لئے دُعائیں کرنے کی بہت ضرورت ہے اور مقبول دُعاؤں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا بہت ضروری ہے یہ درود اُمت کی اصلاح کا باعث بنے گا، ہماری دُعاؤں کی قبولیت کا باعث بنے گا اور ہمیں دجال کے فتنوں سے بچائے گا

ڈنمارک کے اخبار کی توہین رسالت کے جواب میں تیسرا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۴ فروری ۲۰۰۶ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (الاحزاب:۵۷) کی تلاوت فرمائی۔

پھر فرمایا ان دنوں آزادیٔ صحافت اور آزادی ضمیر کے نام پر مغرب کے بعض اخبارات کی طرف سے مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کا جو سلسلہ جاری ہے اسی تعلق میں آج بھی اپنے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں مختصراً کچھ ذکر کروں گا۔ حضور نے فرمایا اس تعلق میں OIC نے بھی کہا ہے کہ مغربی ممالک پر دباؤ ڈالا جائے گا کہ وہ ایسا قانون پاس کریں جو آزادی ضمیر کے نام پر انبیاء تک نہ پہنچیں۔ کیونکہ اگر یہ باز نہ آئیں تو دنیا کے امن کی کوئی ضمانت نہیں۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اسلامی ممالک میں اتنی مضبوطی پیدا کردے کہ یہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ایسے فیصلے کروانے کے قابل ہوسکیں۔ حضور نے فرمایا گزشتہ دنوں ایران نے اعلان کیا تھا کہ وہ اس حرکت کا بدلہ لینے کے لئے اخباروں میں کارٹونوں کے مقابلے کروائے گا جن میں دوسری جنگ عظیم میں یہودیوں کے ساتھ جو سلوک ہوا تھا انہیں دکھایا جائے گا۔ حضور نے فرمایا اگرچہ یہ اسلامی ردّ عمل نہیں ہے لیکن مغربی ممالک جو آزادی صحافت کے نعرے لگاتے ہیں ان کو اس پر برا نہیں منانا چاہئے۔ کیونکہ جو فساد دنیا میں انہوں نے پیدا کیا ہے وہ اس سے کہیں بڑا ہے۔ حضور نے فرمایا ان کی سوچوں اور فیصلوں کے معیار دوہرے ہیں چنانچہ ڈنمارک کے اس اخبار نے جس نے توہین آمیز کارٹون شائع کیا تھا۔ لکھا ہے کہ وہ ایران کے اس اعلان پر ہرگز اس مقابلہ میں حصہ نہیں لے گا۔ اخبار لکھتا ہے ہمارے بھی کچھ اخلاقی معیار ہیں جن پر ہم قائم ہیں اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ایرانیوں کے اس بد ذوق مقابلہ میں ہم حصہ لیں۔

حضرت امیر المومنین نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ان حالات میں ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہماری اپنی حالت کیا ہے یہ جرأت جو مغربی دنیا میں پیدا ہو رہی ہے کیا یہ ہماری اپنی حالت کی وجہ سے تو نہیں؟ مغربی دنیا کو پتہ ہے کہ مسلمان ان کے مرہون منت ہیں۔ چنانچہ ان کو پتہ ہے کہ جو پابندیاں یورپ کے سامانوں پر مسلمانوں

باقی صفحہ نمبر (7) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اسلام دشمنی کی انتہا

یورپ کے بعض اخبارات میں سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت پر جب پوری دنیا کے مسلمانوں میں غم وغصہ کی لہر پھیلی اور اس کے نتیجہ میں دنیا کے کئی ممالک میں تشدد آمیز مظاہرے ہوئے تو اس کے بعد امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش نے جو بیان دیا وہ یقیناً حیرت انگیز تھا۔ مسٹر بش نے ڈنمارک کے وزیر اعظم این ڈریسن فوگ اسموسین سے ٹیلی فون پر بات کرتے ہوئے ہمدردی کا اظہار کیا اور بتلایا کہ مسلمانوں کو چاہئے تھا کہ وہ بجائے تشدد کرنے کے بات چیت کا رستہ اپناتے انہوں نے مزید کہا کہ وہ پریس کی آزادی میں یقین رکھتے ہیں۔ گویا صاف صاف اُن کا موقف یہ ہے کہ یوروپ کے عیسائی اخبارات کو اس بات کی آزادی حاصل ہے کہ وہ بے شک کسی کی قابل عزت ہستی کی توہین کرتے پھریں۔ لیکن اس واقعہ پر احتجاج کرنے کا دمقابل کو کوئی حق نہیں ہے۔ صدر بُش کی یہ بات اس تناظر میں اور بھی غیر ذمہ دارانہ ہو جاتی ہے جبکہ بعض اخبارات نے نہ صرف اس فعل پر معافی مانگی ہے بلکہ ان کے مالکان نے اپنے بعض ذمہ دار کارکنوں کو فارغ تک کر دیا ہے ہم بھی اس بات کے قائل ہیں کہ احتجاج تشدد آمیز نہیں ہونا چاہئے تھا لیکن کیا ایسے مواقع پر تشدد بھرے احتجاجوں کا ہونا فطری بات نہیں ہے؟ چاہئے تو یہ تھا کہ دوطرفہ ہمدردی کا اظہار کیا جاتا اور اخبارات کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلائی جاتیں۔ صدر بُش جو اس وقت پوری امریکی اور یورپی دنیا میں بلکہ دیگر ممالک میں بھی ایک مقتدر لیڈر کی حیثیت رکھتے ہیں اور جن کی رائے کو بالآخر تمام یورپی ممالک وزن بھی دیتے ہیں ان کا ایسے بیانات دینا بتاتا ہے کہ اسلام کے متعلق ان کے نظریات کس قسم کے ہیں۔

یہ بات درست ہے کہ دنیا میں مختلف اہل مذاہب میں مذہب کی عزت وتوقیر کا تصور بالکل جدا جدا ہے ہندو دھرم کے ماننے والے اپنے رشیوں منیوں کی تصویر بھی بنالیتے ہیں اور ان کی ایکٹنگ بھی کی جاسکتی ہے ہر سال ہم رام نومی کے جلوس میں دیکھتے ہیں کہ رام چندر جی، سیتا جی، لکشمن جی کے کرداروں میں بعض لوگ ان کی زندگی کے حالات دکھاتے ہیں۔ اور اس پر ہندو مذہب کے لوگوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا لیکن ان کے مقابل پر سکھ فرقہ کے لوگوں میں شری گورونانک جی کا کردار کرنا سخت منع ہے البتہ گورونانک جی کی آرٹسٹ کی بنائی ہوئی تصویر موجود ہے اور اس کی عزت وتوقیر کی جاتی ہے۔ عیسائیوں میں بھی بعض فرقوں کے لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایکٹنگ کر لیتے ہیں اور صلیب پر لٹکے ہوئے یسوع مسیح کا رول دکھایا جاتا ہے۔ ایکٹنگ کرنے والا بعض دفعہ صلیب پر لٹک کر اپنے ہاتھ پاؤں میں کیل ٹھونک کر دکھاتا ہے اور خون بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن مسلمانوں میں نہ تو آرٹ کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بنانا جائز ہے اور نہ آپ ﷺ کی ایکٹنگ کی جاسکتی ہے۔ اب حقیقت تو یہ ہے کہ پریس کی آزادی صرف وہیں تک ہے جہاں تک کوئی مذہب اپنے مذہبی راہنما کے متعلق بات کہنے یا کرنے کی اجازت دیتا ہے ہاں علمی رنگ میں مضامین کی شکل میں کوئی اعتراض کیا جاسکتا ہے لیکن اس میں بھی عزت واحترام کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اگر کوئی اخبار شری رامچندر جی کی کرشن جی کی۔ گورونانک جی کی اور یسوع مسیح کی مروجہ فوٹو شائع کرے تو اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہوگا لیکن مسلمانوں کے معاملہ میں بات بالکل اور ہوگی ایک تو مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر شائع نہیں کرتے اور اگر کوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیالی تصویر شائع کرے گا تو ان کو ضرور اس پر اعتراض ہوگا لیکن تصویر سے ہٹ کر اگر کوئی کارٹون شائع کرے تو وہ بات تو مسلمانوں کو ناقابل برداشت ہوگی ہی بلکہ وہ مذاہب بھی اپنی قابل عزت ہستیوں کے کارٹونوں کی اشاعت پسند نہیں کریں گے جو کہ اُن کی خیالی تصویر بھی بنالیتے ہیں۔

کیا کوئی عیسائی پریس کی آزادی کے نام پر اس بات کی اجازت دے گا کہ انجیل میں بیان کردہ یسوع مسیح[1] کی تصویر کو کارٹون کی شکل میں اخبارات میں شائع کر دیا جائے مثال کے طور پر اگر کوئی یہودی یہ کارٹون بنائے کہ یسوع مسیح لیٹے ہیں اور کنجریاں اُن کے جسم پر اور سر پر تیل مل رہی ہیں اور دیگر بداخلاقی کی حرکات کر رہی ہیں۔ کیا یہ بات پریس کی آزادی کہلائے گی کہ انجیل میں لکھے واقعہ کو کارٹون کی شکل میں شائع کرکے اس کے نیچے تحریری شکل میں پھبتیاں کسی جائیں۔

اسی طرح اگر کوئی مخالف یسوع مسیح کے ہاتھ میں ایک بڑا سا چھرا پکڑا کر اُن کی ایک خوفناک شکل بنا کر نیچے متی کی یہ عبارت لکھ دے کہ:

یہ مت سمجھو کہ میں زمین میں صلح کرانے آیا ہوں صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔

اسی طرح اگر کوئی یسوع مسیح کا دشمن یسوع مسیح کی ایک تصویر بنا کر اُن کے کئی مُریدوں کو ان کا گوشت نوچتے ہوئے اور خون چوستے ہوئے دکھائے اور خون مریدوں کے ہونٹوں پر لگا ہو اور تصویر کے نیچے انجیل یوحنا کی یہ عبارت لکھ دی جائے کہ

[1] یہاں ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ تصویر نہیں ہے یہ تصویر انجیل نے یسوع مسیح کی بیان کی ہے

باقی صفحہ نمبر (8) پر ملاحظہ فرمائیں

خوشیوں کی برسات!

(3)

گزشتہ گفتگو میں ہم نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ''نزول در قادیان'' کے حوالہ سے آپ کے ذریعہ پوری ہونے والی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کے نہایت شان سے پورا ہونے کا ذکر کیا تھا ہم نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ ایک عجیب شان کے ساتھ پورا ہوا ہے آج کی گفتگو میں ہم آپ کی قادیان آمد کے حوالہ سے آپ کی ذات بابرکات کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوری ہونے والی بعض اور پیشگوئیوں کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک انتخاب خلافت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا 1907ء کا یہ الہام کہ:

''انی معک یا مسرور''

آپ کی ذات میں پورا ہوا۔ ابتدائی طور پر تو اللہ تعالیٰ نے ''مسرور'' کے الفاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور اب یہ الہام حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد آپ کی ذات پر نہایت شان سے چسپاں ہو رہا ہے اور آج یہ بات عین حقیقت ہے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسرور قرار دے کر شادمانی کے شادیانے بجائے گئے تھے اسی طرح حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے ذریعہ بھی معیت الٰہی کے ساتھ ساتھ آج فتح ونصرت اور خوشی ومسرّت کے شادیانے دنیا کے کناروں میں بج رہے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک قادیان آمد کے موقع پر ہم نے آپ کے ساتھ قدم قدم پر معیت الٰہی کے عجیب وغریب اور دل خوشکن نظارے مشاہدہ کئے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک نظارہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر موسم کو آپ کے لئے مسخر کر دیا تھا۔ قرآن مجید میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کو ان کی خاطر مسخر کر دیا تھا آج ان قرآنی الفاظ کی عملی تفسیر ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دور میں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۵؍دسمبر ۲۰۰۵ء کو قادیان دارالامان میں تشریف لائے۔ اور ۱۶؍دسمبر کو آپ نے مسجد اقصیٰ سے وہ تاریخی خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ہواؤں کے دوش پر اس وقت پوری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ اس ہواؤں کے مسخر ہونے کی ایک دوسری مثال اس وقت سامنے آئی جبکہ ۲۲؍دسمبر سے رات کے وقت اچانک شدید قسم کی دھند کا سلسلہ شروع ہوا دھند رات شروع ہوتے ہی فضا میں پھیل جاتی اور دن بھر قائم رہتی جس کے نتیجہ میں دن کا درجہ حرارت نہایت ٹھنڈا ہو جاتا۔ جلسہ سے ایک روز قبل ۲۵؍دسمبر تک یہی صورت حال رہی اور سخت فکر تھی کہ اگلے روز جلسہ شروع ہوگا اور اگر یہی حال رہا تو دور دور سے اور خاص طور پر گرم علاقوں سے تشریف لانے والے مہمانوں کو جلسہ گاہ کی کھلی فضا میں کئی گھنٹے بیٹھ کر جلسہ سننا شدید دشوار ہو جائے گا۔ حاضری تو کم ہونے کا امکان تھا ہی لیکن ساتھ ہی یہ بھی فکر تھی کہ جو لوگ مسلسل اس شدید سردی میں بیٹھیں گے ان کے بیمار ہونے کا بھی خطرہ ہے علاوہ ازیں شعبہ ایم ٹی اے کو بھی شدید فکر لاحق تھی کہ اگر موسم کا یہی حال رہا تو حضور انور کے لائیو نشریات دھند کی وجہ سے دنیا بھر میں بیٹھے ناظرین صاف نہیں دیکھ سکیں گے۔ لیکن ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر عرض کرتے ہیں کہ ۲۶؍دسمبر کی صبح کو قادیان کے تمام مکینوں نے یہ حیرت انگیز نظارہ دیکھا کہ اسی روز رات کو تو دھند تھی لیکن صبح ہوتے ہوتے وہ دھند ایسی چھٹ گئی کہ گویا پہلے تھی ہی نہیں۔ اور فضا صاف ہوگئی اور ہم جب صبح دس بجے جلسہ گاہ پہنچے تو عجیب خدا کی قدرت دیکھی کہ آسمان بالکل صاف ہے اور گرمی وتوانائی بخشنے والی دھوپ خدائے محسن ومنّان کے فضل واحسان کی شکل میں کھلی ہوئی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب اسٹیج پر تشریف لائے تو دھوپ کی روشنی کی وجہ سے شامیانے کے اندر سے آپ کا چہرہ نہایت صاف اور چمکتا ہوا نظر آرہا تھا۔ احباب کرام دھوپ میں بیٹھے حضور کا خطاب نہایت آرام واطمینان سے سُن رہے تھے۔ نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں آسمانوں کو چھو رہی تھیں اور لوگ چاند جیسے چہرہ کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہے تھے۔ بعض رو رہے تھے اور خوشی کے آنسو بہا رہے تھے اور اس عظیم تاریخی جلسے میں اپنی حاضری پر اور اپنی نیک بختی پر شاداں وفرحاں تھے۔

اُس روز دنیا نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کو کہ ''انی معک یا مسرور'' نہایت شان سے پورا ہوتے دیکھا۔ اور اہل دنیا پر یہ صداقت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ واقعی خدا کے اس عظیم خلیفہ کو معیت الٰہی کا شرف حاصل ہے۔ یہ تو محض ایک مثال ہے ہم نے معیت الٰہی کے یہ نظارے قدم قدم پر اور ہر موقع پر آپ کے ساتھ دیکھے ہیں۔ خاص طور پر ایک موقع پر جبکہ قریباً چالیس سے پچاس ہزار افراد کے مجمع میں آپ جب اُن سے ملاقات کے لئے گئے اور حضور کے دیدار کے شوق میں بھیڑ بے قابو ہوگئی۔ آگے کے لوگ جب بے اختیار کھڑے ہوئے تو پیچھے کے لوگ بھی کھڑے ہوگئے اور عجیب قسم کا سماں بن گیا انسان پر انسان بدحواسی میں اور مارے شوق کے گرتا جاتا تھا۔ ایسے میں امکان تھا کہ بھیڑ کے نیچے بعض لوگ کچلے جائیں اور حضور بھی اتنی بھیڑ سے اثر انداز ہو سکتے تھے لیکن عجیب حیرت ہوئی کہ الحمد للہ حضور انور اس بے قابو بھیڑ میں سے نہایت آسانی سے یوں نکل آئے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو حضور نے جلسہ کے بعد اپنے خطبہ میں بھی اس کا ذکر فرمایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضور انور کو اور احباب جماعت کو ہر طرح کی مشکل سے محفوظ رکھا۔ فالحمد للہ ذٰلک اور اس طرح ''انی معک یا مسرور'' کا الہام ایک مرتبہ پھر نہایت شان سے پورا ہوا۔

باقی صفحہ نمبر (8) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ماریشس اور قادیان، انڈیا کے دورہ کے حالات وواقعات، احباب جماعت کے اخلاص، محبت وفدائیت اور غیر مسلم شرفاء ومعززین کے حسن سلوک کا دلچسپ، ایمان افروز اور رُوح پرور تذکرہ

جماعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفت کے باوجود دنیا میں ہر جگہ بڑھ رہی ہے لیکن جن حکومتوں نے بھی مُلّاؤں کی پشت پناہی کی ہے یا اُن سے مدد لی ہے اُن کے لئے ہمیشہ ابتلا ہی آیا ہے۔

ہم نے تو انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر کونے میں، ہر ملک میں ان زیادتی کرنے والوں کو معاف کرتے رہنا ہے اور یہ معافی ہم کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں کرتے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی جو صحیح تعلیم ہمیں دی ہے اس پر عمل کرتے ہوئے کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے جو اُسوہ رکھا ہے اس کے مطابق کرتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور کی گئی دعائیں ہی ہیں جو ربوہ کے راستے بھی کھولیں گی اور قادیان کے راستے بھی کھولیں گی اور مدینہ اور مکہ کے راستے بھی کھولیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اپنی عبادتوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اتنا گڑگڑائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت فرماتے ہوئے ہماری کامیابی کی منزلیں نزدیک تر کردے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ 20 رجنوری 2006ء (20 صلح 1385 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔ برطانیہ

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ تقریباً پونے دو ماہ سے مَیں لندن (یوکے) سے باہر رہا، جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں اور ایم ٹی اے پر بھی دیکھتے اور سنتے رہے ہوں گے یہ عرصہ دو ہفتے ماریشس میں اور پھر قادیان، انڈیا میں گزرا۔ اس دوران قادیان اور ماریشس کے جلسے بھی ہوئے جن کو ایم ٹی اے کے ذریعہ آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا۔ 2005ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً 10 ملکوں کے جلسوں میں شمولیت کی توفیق ملی جن میں پہلا جلسہ سپین کا تھا اور آخری قادیان کا۔

الحمدللہ اس سال میں بھی جو گزرا ہے ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش دیکھی، ہر روز جو جماعت احمدیہ پر طلوع ہوتا ہے اس میں ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے نئی شان سے دیکھتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کے مطابق ہے۔ سال میں ایک دفعہ تو ان کا ذکر ممکن ہی نہیں جیسا کہ مَیں پہلے بتا چکا ہوں۔ بلکہ وقفے وقفے سے بھی اگر ذکر کیا جائے تب بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے سب نظارے نہیں دکھائے جا سکتے۔ بہر حال عام طور پر سفر کے بعد لوگوں کی جو خواہش ہوتی ہے اس کے مطابق سفر کے کچھ حالات بیان کرتا ہوں۔ یعنی یہ جو سفر پیچھے گزرا اس کے بارے میں کچھ بتاؤں گا۔ سفر کے حالات کے دوران ہی مختصراً بعض واقعات کا بھی ذکر ہو جائے گا۔

اس دورے کا پہلا سفر تقریباً دو ہفتے کا ماریشس کا تھا۔ ماریشس ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جس کی آبادی تقریباً 12-13 لاکھ ہے۔ اس ملک کی اکثریت مذہبی لحاظ سے ہندو ہے، مسلمانوں کی آبادی تقریباً 16-17 فیصد ہے اور اس ملک میں احمدی چند ہزار ہیں۔ لیکن یہ چند ہزار احمدی بھی ماشاء اللہ جوش اور جذبے اور اخلاص اور وفا سے بھرے ہوئے ہیں اس لئے نمایاں نظر آتے ہیں۔ جب مَیں ائرپورٹ پر اترا ہوں تو بہت بڑی تعداد عورتوں، بچوں، مردوں کی استقبال کے لئے کھڑی تھی۔ اور جیسا کہ عموماً ہر جگہ، ہر ملک میں، احمدیوں کے چہروں سے نظر آتا ہے، سب کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔ یہ کیفیت دیکھ کر بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ ہوتی ہے کہ کس طرح وہ اپنے وعدوں کے مطابق جو اس نے اپنے مسیح پاک علیہ السلام سے کئے دُور دراز کے ملکوں میں بھی اس کے نظارے ہمیں دکھاتا ہے۔

ماریشس کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی قربانی کرنے والی جماعت ہے۔ پہلے مَیں وہاں بھی ذکر کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد بنانے کی طرف ان کی بہت توجہ ہے اور اچھی خوبصورت مسجدیں بناتے ہیں۔ صفائی کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں بھی آپ چلے جائیں جہاں چند ایک احمدی موجود ہیں تو وہاں بھی جماعت کی مسجد ہے۔ اور محض ایک چھوٹی سی مسجد ہی نہیں بلکہ اچھی اور خوبصورت مسجد انہوں نے بنائی ہوئی ہوتی ہے اور اس مسجد میں تمام سہولتیں مہیا ہیں۔ روز ہل، جہاں ہماری پرانی اور مرکزی مسجد، بہت بڑی مسجد ہے، اس کے ساتھ جماعت کے دفاتر وغیرہ بھی ہیں۔ اس کے اردگرد تین چار کلومیٹر کے ایریا میں جماعت کی تین چار مساجد ہیں۔ جس طرح ربوہ یا قادیان میں ہر محلے میں مسجد بنی ہوئی ہے یہاں بھی چھوٹی چھوٹی جگہوں پر جہاں بھی احمدیوں کی تھوڑی سی آبادی ہے وہاں مسجد بنی ہوئی ہے۔ اب تک جن ملکوں میں مَیں گیا ہوں بلکہ جہاں نہیں بھی گیا وہاں بھی میرے خیال میں اس طرح مساجد بنانے کی طرف توجہ نہیں ہے جس طرح ماریشس میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہمیشہ مساجد کو آباد رکھنے کی بھی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

قربانی کرنے میں جہاں غریب اور کم آمدنی والے لوگ اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں وہاں امیر آدمی بھی، پڑھے لکھے اور دنیاوی لحاظ سے اچھی پوزیشن کے احمدی لوگ بھی ہیں جو بہت سادہ مزاج ہیں اور قربانی کے اچھے معیار قائم کرنے والے ہیں۔ روپے پیسے نے، مالی کشائش نے انہیں دین سے دور لے جانے کی بجائے اکثریت کو اخلاص و وفا میں بڑھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہمیشہ اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔ کبھی ان لوگوں میں تکبر نہ آئے کیونکہ یہ تکبر ہی ہے جو دین سے دُور لے جانے والا اور دنیا کے قریب کرنے والا ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ اپنے لئے دعائیں کرتے رہیں کبھی دماغ میں تکبر کا کیڑا نہ آئے۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں نہ ہو اور اس کا فضل شامل حال نہ ہو تو جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے جس طرح

جب جسم کمزور ہو تو بعض چھپی ہوئی بیماریاں حملہ کر دیتی ہیں اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو، اس کے آگے جھکنے والے نہ ہوں، تو شیطان بھی فوری طور پر حملہ کرتا ہے۔ پس جتنے اللہ تعالیٰ کے فضل زیادہ ہوں اتنی ہی زیادہ استغفار کی ضرورت ہے، اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنے فضلوں کے سائے میں رکھے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ مسلمانوں کی آبادی وہاں تقریباً 16-17 فیصد ہے لیکن وہاں برصغیر پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش والے مُلّاؤں والے حالات ہیں اور جماعت کے بارے میں جو غلط سلط مُلّاں وہاں کہتے ہیں لوگ ان کو سن لیتے ہیں اور ان باتوں پر یقین کر لیتے ہیں، جوش میں آجاتے ہیں۔ شاید اس کے لئے بعض مسلمان ملکوں سے انہیں ایڈ (Aid) بھی ملتی ہو۔

آجکل ان نام نہاد علماء کو جہاں بھی موقع ملتا ہے، جس ملک میں بھی موقع ملتا ہے، ان کا کام صرف احمدیوں کے خلاف فتنہ پیدا کرنا ہے۔ بہرحال ماریشس میں بھی احمدیوں کی کافی مخالفت ہے۔ احمدیوں کے خلاف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جب بھی ان کو موقع ملتا ہے کافی بدزبانی کرتے ہیں۔ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح فساد ہو۔ میرے دورے کی خبر جب اخبار میں اور ٹی وی وغیرہ پر آئی تو انہوں نے بڑا سخت احتجاج کیا کہ کیوں یہ خبر دی گئی ہے۔ پھر جب ہمارا جہاں جلسہ ہو رہا تھا، جلسے کے آخری دن گیٹ کے سامنے بہت ہلڑ بازی کی، شور مچایا، نعرے لگائے، گالیاں نکالیں، میرے خلاف، جماعت کے خلاف، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جو کچھ بک سکتے تھے بکتے رہے۔ جو مغلظات کہہ سکتے تھے کہتے رہے۔ جلسہ کے آخری دن جیسا کہ میں نے کہا کہ میرے جلسے پہ جانے سے پہلے اس گیٹ کے سامنے کافی لوگ اکٹھے ہوئے تھے اور جلوس تھا اور فتنہ پیدا کرنے کا خیال تھا۔ وہاں کے امیر صاحب اور انتظامیہ بڑی پریشان تھی کہ کہیں کوئی احمدی اس ہلڑ بازی اور گالی گلوچ کی وجہ سے جوش میں آکر جواب نہ دے دے اور کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے پھر فساد مزید بھڑکے۔ یا جب میں گزروں گا تو اس وقت کوئی احمدی ری ایکٹ (React) کرے اور پھر فساد کا خطرہ پیدا ہو۔ تو بہرحال اس کے سدّباب کے لئے انہوں نے میرے جانے کا راستہ بدل دیا اور مجھے آخری وقت میں بتایا کہ ہم نے اس لئے راستہ بدلا ہے۔ ان کے فساد کی وجہ سے پولیس بھی وہاں کافی تھی، تو یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ ان کے شور اور گالی گلوچ کے باوجود احمدیوں نے انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا۔ اور حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کر کے دکھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی اسی طرح ایک موقع پر مخالفین نے بہت زیادہ فساد پیدا کرنے کی کوشش کی تھی اور احمدیوں نے بڑے صبر کا نمونہ دکھایا تھا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے افراد کو بڑے تعریفی کلمات سے نوازا تھا کہ یہی لوگ ہیں جو صبر کرتے ہیں، نہیں تو فساد بڑھ سکتا تھا۔ آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق دنیا کے ان دور دراز ملکوں میں بھی اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو صبر کے نمونے دکھانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ بہرحال وہاں اگر کسی احمدی کی طرف سے ہلکا سا بھی ردّ عمل ظاہر ہوتا تو فساد بڑھ جانے کا خطرہ تھا اور پھر یہ جماعت پر بہت بڑا داغ ہوتا تھا کیونکہ ہم تو ہمیشہ امن، صلح اور پیار اور محبت کا نعرہ لگانے والے لوگ ہیں اور اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں جس نے ظلم کا عفو سے انتقام لیا تھا۔ ہم نے تو انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر کونے میں، ہر ملک میں ان زیادتی کرنے والوں کو معاف کرتے رہنا ہے اور یہ معافی ہم کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں کرتے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی جو صحیح تعلیم ہمیں دی ہے اس پر عمل کرتے ہوئے کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے جو اُسوہ رکھا ہے اس کے مطابق کرتے ہیں۔ اگر نظر آ سکے، یہ مخالفین کبھی احمدیوں کا دل چیر کر دیکھیں کہ کس طرح احمدی ایسے حالات میں صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ہمیشہ ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ صبر کا نمونہ انہوں نے دکھانا ہے اور دکھاتے چلے جانا ہے اور ہمیشہ یہ آپ کا طرہ امتیاز ہونا چاہئے کہ قانون کو کبھی اپنے ہاتھ میں نہیں لینا۔ لیکن اگر قانون لاگو کرنے والے کبھی یہ کہیں کہ خود سنبھال لو تو احمدی اللہ کے فضل سے ان فتنوں کو ایک منٹ میں ختم بھی کر سکتا ہے۔ تو یہ غلط فہمی نہ ہمارے دل میں ہے اور نہ کبھی مخالفین کے دل میں ہونی چاہئے کہ ہم کسی کمزوری کی وجہ سے صبر کرتے ہیں۔ بہرحال یہ مولوی لاؤڈ سپیکر پر گندے نعرے لگاتے رہے، گالیاں بکتے رہے۔ جس جگہ یہ لوگ گیٹ کے باہر سڑک پر کھڑے ہو کر نعرے لگا رہے تھے، وہاں سے بعض سرکاری افسران جن کو جلسے پر مدعو کیا گیا تھا، بلایا گیا تھا وہ بھی گزر کر آ رہے تھے دوسرے معزز لوگ بھی آ رہے تھے جن میں غیر مسلم بھی تھے۔ تو بہرحال یہ بھی ان کی جرأت ہے کہ باوجود اس ہنگامے کے انہوں نے پرواہ نہیں کی اور اس جگہ سے گزر کر جلسے میں شامل ہوئے۔ یہ مولوی میرے آنے کا کافی دیر تک انتظار کرتے رہے لیکن جب کافی دیر ہو گئی تو نعرہ لگا دیا کہ احمدیوں کا خلیفہ ڈر گیا ہے اب اس نے نہیں آنا چلو واپس۔ بہرحال کیونکہ اس وقت نماز کا وقت بھی تھا کچھ خاموشی بھی تھوڑی دیر کے لئے ہو گئی۔ لیکن اتفاق سے یا یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی کہ جب انہوں نے یہ نعرہ لگایا ہے، اسی وقت چند آدمی بیعت کے لئے آ گئے ہوئے تھے تو بیعت شروع ہو گئی۔ جب لاؤڈ سپیکر پر آواز باہر نکلی تو کافی شرمندہ ہوئے ہوں گے۔ ان کے لئے لفظ شرمندہ تو استعمال نہیں ہو سکتا، کچھ اور لفظ ہونا چاہئے۔ ان کو یہ تسلی ہو گئی کہ میں اندر ہوں۔ اب یہ بڑے پریشان تھے کہ یہ آیا کس طرح؟ بہرحال تھوڑی دیر بعد ان کی یہ گالیاں بند ہو گئیں۔ تو امیر صاحب کہنے لگے کہ یہ بول بول کر تھک گئے ہیں کیونکہ جب جواب نہ دیا جائے تو آخر انہوں نے کسی وقت تو تھکنا ہے ناں، بہرحال شرمندہ ہو کر چلے گئے۔ پھر جب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور میں نے اپنی تقریر میں محبت، پیار اور بھائی چارے کی باتیں کیں تو جو غیر مہمان آئے ہوئے تھے ان کے چہروں سے صاف لگ رہا تھا کہ یہ تو بالکل اور دنیا ہے، باہر ہم کیا سن کر آ رہے تھے اور یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ بلکہ یہی سوچ رہے ہوں گے کہ ان باتوں کا ذکر تک نہیں کیا کہ باہر کوئی شور بھی پڑ رہا ہے یا نہیں۔ تقریر کے بعد کئی مہمان میرے پاس آئے اور انہوں نے شکریہ ادا کیا کہ آپ بڑی خوبصورت تعلیم دیتے ہیں۔ مولویوں کے نعروں کے باوجود بھی بعض غیر احمدی مسلمان شرفاء وہاں شامل ہوئے تھے اور مجھے جلسے کے بعد ملے بھی اور بڑی تعریف کی۔ ایک صاحب تو جو حلیے سے بہت کٹر قسم کے مولوی لگ رہے تھے، میں سمجھا شاید یہ شرارت کی نیت سے آئے ہیں لیکن بڑی شرافت سے باتیں کیں اور شکریہ ادا کر کے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا وعدہ ہے۔ یہ لوگ جتنا مرضی دوسروں کو ڈرانے کی کوشش کریں یا ہمیں ڈرانے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ اپنے کام کرتا چلا جاتا ہے۔ اس کو ان لوگوں کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے منصوبے ہیں اُن میں کوئی انسانی کوشش روک نہیں ڈال سکتی۔ اور اپنے وقت پر انشاء اللہ تعالیٰ اس کے نتیجے بھی ظاہر ہوتے چلے جائیں گے۔

پھر وہاں کے ملک کے صدر صاحب ہندو ہیں، بڑے شریف آدمی ہیں، ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب دورہ فرمایا تھا اس وقت وہ ملک کے وزیر اعظم تھے۔ اس دورے کا بھی ذکر کرتے رہے اور انہوں نے بتایا بلکہ ان کی بیوی نے بتایا کہ اس دوران ہم نے جو تصویریں کھنچوائی تھیں وہ ہم نے اپنے گھر میں نمایاں کر کے لگائی ہوئی ہیں تا کہ ہم ان برکات سے فیض حاصل کریں جو ایسے نیک آدمیوں کی وجہ سے پہنچ سکتا ہے۔ بہرحال ان کا اپنا ایک نظریہ ہے اور انہوں نے بڑا محبت اور پیار کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے شریف النفس لوگوں کے سینے بھی کھولے۔

وہاں کے نائب صدر بھی جو مسلمان ہیں ان سے بھی بڑے اچھے ماحول میں احمدیت اور اسلام کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں۔ زیادہ تر مسلمانوں کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ تو یہ شریف لوگ ہیں۔ یہ شرپسند مولویوں کی حرکات سے شرمندہ بھی ہوتے ہوں گے اور بہرحال مصلحتاً یا کسی وجہ سے خاموش رہتے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مولوی جو ہیں اگر ان کو کھلی چھٹی دی تو یہ پیر تسمہ پا کی طرح ان کی گردنوں کو قابو کر لیں گے اور پھر جان چھڑانی مشکل ہو جائے گی۔ صرف پاکستان میں ہی نہیں، ایسے نمونے ہمارے سامنے ہیں کہ جہاں بھی ان کو کھلی چھٹی دی گئی ہے وہاں یہ اس طرح کی کوششیں کرتے ہیں اور کریں گے اور اپنی فطرت دکھائیں گے۔ ہمارے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں، ہمارا تو یہ کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جماعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفت کے باوجود دنیا میں ہر جگہ بڑھ رہی ہے لیکن جن حکومتوں نے بھی ان کی پشت پناہی کی ہے یا ان سے انہیں مدد ملی ہے ان کے لئے ہمیشہ ابتلا ہی آیا ہے۔ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ اگر پاکستان کی حکومت نے ان سے جان نہ چھڑائی تو یہ پھر کبھی نہیں چھوڑیں گے آجکل وہی ہو رہا ہے۔ اب حکومت بھی مشکل میں ہے اور وہ مغربی ممالک جو اپنے مفاد کے لئے ان کو آگے لائے تھے وہ بھی اب پریشانی کا اظہار کرتے ہیں۔ اب ان کو اپنی پڑی ہوئی ہے۔ لیکن اب ان سے جان چھٹتی نظر نہیں آ رہی۔ اگر گہرائی میں جائزہ لیں تو ان لوگوں کی وجہ سے ہی ملک کی ترقی کئی سال پیچھے ہو چکی ہے۔ اسی طرح اب دوسری مسلمان دنیا میں ہو رہا ہے۔ جس طرح میں نے پہلے بھی کہا، اگر ان ملکوں نے اپنے ذہنوں کو روشن نہ کیا اور مُلّائیت کو سیاست اور حکومت سے علیحدہ نہ کیا تو ان تمام ملکوں کے امن برباد ہو جائیں گے اور یہ پھر کبھی ترقی نہیں کر سکیں گے بلکہ اب یہ عمل شروع بھی ہو چکا ہے اور دنیا کو نظر آ رہا ہے۔ ابھی بھی مسلمان ملکوں کو، حکومتوں کو عقل کے ناخن لینے چاہئیں۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم پر تو، جماعت احمدیہ پر تو مخالفت کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور نہ انشاء اللہ ہو گا۔ اس کے باوجود کہ مخالفت تھی، دو تین وہیں کے تھے اور ایک دو باہر کے جزیروں سے مختلف جگہوں سے آئے ہوئے تھے، چند افراد نے بیعت بھی کی۔ بیعت کے بعد ملاقاتیں بھی تھیں۔ ایک غیر از جماعت لڑکا اپنے ایک احمدی دوست کے ساتھ ملاقات کے لئے آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے بیعت نہیں کی۔ کہنے لگا ابھی بعض باتوں کی وجہ سے میرے دل میں انقباض ہے، کچھ ڈانواں ڈول ہوں۔ میں نے اس سے مذاقاً کہا کہ آج مولویوں کا عمل بھی تم نے دیکھ لیا ہے، ہماری باتیں بھی سن لی ہیں تو ابھی

بھی تمہاری تسلی نہیں ہوئی۔ تو بڑا شرمندہ ہوا، بہرحال مَیں نے اس سے کہا کہ تم نیک فطرت نظر آتے ہو، ان باتوں کے بارے میں جن میں تم تسلی نہیں پاتے اس کا اب ایک ہی علاج ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور چند دن دعا کرو پھر فیصلہ کرنا۔ مَیں نے کہا مجھے امید ہے کہ تمہارا دل کھل جائے گا۔ چنانچہ وہ دو دن کے بعد ہی آ گیا کہ جو انقباض تھا وہ دُور ہو گیا ہے اب میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔

تو جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار۔ اس نے تو انشاء اللہ آنا ہی آنا ہے چاہے مولوی جتنا مرضی زور لگا لیں۔ لیکن ان بدفطرتوں کا انجام بھی بہت بھیانک ہونے والا ہے۔ انشاء اللہ۔

پھر ماریشس کے ساتھ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے، روڈرگس، یہ تقریباً چھوٹے جہاز کی ڈیڑھ گھنٹے کی فلائیٹ ہے۔ وہاں صبح سے شام تک کا دورہ تھا۔ چھوٹی سی نئی جماعت ہے۔ آرام کے لئے اور کھانوں وغیرہ کے لئے ہوٹل میں انتظام تھا۔ نمازوں کے لئے مسجد گئے تھے۔ وہاں ہوٹل میں ہی ہمارے ساتھیوں کو ایک مصری جو بڑا پڑھا لکھا ہے ملا، وہ وہاں ٹھہرا ہوا تھا۔ اس نے خود ہی میرے بارے میں ہمارے ساتھیوں سے بات کرنی شروع کر دی۔ اس کو کچھ تعارف تھا۔ جب ہمارے آدمیوں نے پوچھا کہ تمہیں کس طرح تعارف ہوا، بتایا کہ اخبار اور ٹیلی ویژن سے ہوا۔ بہرحال اس کو ایم ٹی اے اور ویب سائیٹ (alislam) کا پتہ دیا۔ تو اس طرح دوروں میں اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی طرح احمدیت کا تعارف کرانے کا، دوسروں تک پیغام پہنچانے کے موقع مہیا فرماتا رہتا ہے۔

پھر اس جزیرے کے گورنر جو پہلے پادری تھے لیکن بعد میں سیاست میں آ گئے ان سے بھی جماعت کے بارے میں بڑی تفصیل سے باتیں ہوتی رہیں۔ پیغام پہنچایا۔ پھر مختلف جگہوں پر ماریشس میں جہاں بھی (چھوٹا سا جزیرہ ہے) سیر کا پروگرام بنایا وہاں مختلف ملکوں سے ٹورسٹ (Tourists) آئے ہوتے ہیں، وہ بھی تعارف حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان کی توجہ اس طرف پھیرتا تھا۔ خود آتے تھے، تعارف حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے، بعد میں تصویر کھنچوانے کی خواہش ظاہر کرتے تھے۔ مختصراً یہ کہ احمدیت کا پیغام پہنچانے کی بھی وہاں توفیق مجھے یا وفد کے افراد کو کسی نہ کسی طرح ملتی رہی۔ وہ چھوٹا سا جزیرہ جس کا مَیں نے ذکر کیا ہے، یہاں بالکل نئی جماعت ہے۔ ایک مسجد ہے اور وہاں اب مَیں نے ایک نئی مسجد کی بنیاد رکھی ہے۔ بالکل چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ تقریباً 36 ہزار کی آبادی ہے اور یہاں احمدی ہونے والوں کی اکثریت غریب لوگوں کی ہے، یہ پہلے پورا جزیرہ عیسائیوں کا تھا اب وہاں کچھ احمدی بھی آ گئے ہیں۔ گو تربیتی لحاظ سے ابھی وہ کمزور ہیں۔ ان کا جائزہ بھی لینے کی توفیق ملی، پروگرام بنے۔ کس طرح ان کو بہتر کرنا ہے۔ بہرحال یہ لوگ بیعت کرنے کے بعد اخلاص میں بڑھ رہے ہیں۔ وہاں جا کر شدید خواہش پیدا ہوئی اور دعا بھی ہوئی کہ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے، اس پورے جزیرے کو جلد سے جلد احمدیت کی آغوش میں لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بہرحال چھوٹے جزیرے ہوں یا بڑے ہوں، چھوٹے ملک ہوں یا بڑے ملک ہوں ان کی اکثریت نے انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت اور حقیقی اسلام کی آغوش میں آنا ہی آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں وہ نظارے دکھائے جب ہم احمدیت کا غلبہ دیکھیں۔

ماریشس میں جماعت نے ایک ہوٹل میں ایک ریسیپشن (Reception) کا انتظام کیا ہوا تھا جس میں وہاں کے معززین اور سرکاری افسران آئے ہوئے تھے۔ نائب وزیراعظم بھی آئے ہوئے تھے۔ میرا خیال ہے ان کے آباؤ اجداد آئرلینڈ یا سکاٹ لینڈ سے، 4 نسلیں پہلے وہاں گئے ہوئے ہیں۔ وہیں آباد ہیں۔ وہاں بھی ریسیپشن میں اسلام کی پیار و محبت کی تعلیم بتانے کی توفیق ملی۔ نائب وزیراعظم بڑی دلچسپی سے بعد میں کافی دیر آدھا پونا گھنٹہ اسلام کے بارے میں، جماعت کی تعلیم کے بارے میں، احمدیوں اور غیر احمدیوں کے فرق کے بارے میں سوال کرتے رہے۔ اور ان سے اچھی گفتگو چلتی رہی۔ تو دوروں میں جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ ہر طبقہ کو پیغام پہنچانے کا موقع مل جاتا ہے۔ ویسے اگر روٹین کے مطابق یہ پیغام پہنچانے کا کام چل رہا ہو تو شاید ایک عرصہ لگے۔ میڈیا بھی بہت کوریج دے رہا ہوتا ہے۔ اس طرح بہت سارے لوگوں کو لاکھوں کی تعداد میں پیغام پہنچ جاتا ہے۔

ماریشس دنیا کا کنارہ بھی کہلاتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان بہم پہنچائے کہ اس جزیرے کے لوگوں کو بھی اور دوسری دنیا سے آئے ہوئے لوگوں کو بھی اس کنارے میں پہنچ کر پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ ہمارا کام تو آواز دینا ہے اللہ تعالیٰ سب کے سینے کھولے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پہچان سکیں۔ بہرحال ماریشس کا دورہ بھی اور جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیاب رہا۔ بعض باتیں یاد بھی نہیں رہتیں، ریکارڈ میں ہوں گی۔ بہرحال آہستہ آہستہ وہ باتیں یاد آتی ہیں۔ ماریشس جماعت کے ہر فرد کو اللہ تعالیٰ جزا دے۔ انہوں نے بڑے اخلاص اور وفا کا مظاہرہ کیا کئی ڈیوٹی دینے والے، کئی دن تک معمولی نیند لیتے تھے شاید ایک دو گھنٹے سوتے ہوں۔

بس دن میں نے واپس آنا تھا وہ فلائیٹ رات کو اڑھائی بجے تھی۔ تو نماز مغرب اور عشاء کے بعد مَیں نے وہیں مسجد میں ہی لوگوں کو خدا حافظ کہہ دیا کہ رات کو لیٹ تو بہرحال کوئی نہیں آئے گا۔ لیکن میری حیرانی کی انتہا نہ رہی جب میں دو بجے ائرپورٹ پر پہنچا ہوں تو اس طرح لوگ اکٹھے تھے جس طرح دن کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔ بچے بھی، عورتیں بھی، بوڑھے اور مرد بھی، جوان بھی۔ مجھے بتایا گیا کہ رات ایک بجے سے یہ لوگ آنا شروع ہو گئے تھے اور بچے بھی بالکل فریش (Fresh) تھے، کوئی اثر نہیں تھا کہ رات کا وقت ہے اور نیند آئی ہوئی ہے۔ سب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتہائی اخلاص و وفا کا مظاہرہ کیا اور جذبات سے پُر دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اللہ سب کو جزا دے اور جلد سے جلد احمدیت کے پیغام کو اس پورے جزیرے میں پھیلا دے۔

ماریشس سے روانہ ہو کر ہم صبح 11 بجے دہلی پہنچے۔ یہاں پہنچ کر جذبات کا ایک نیا رخ تھا کہ قادیان کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ دہلی میں دو تین دن قیام رہا۔ اس دوران میں مختلف جگہوں سے آئے ہوئے ایسے احمدی جو جلسے پر نہیں آ سکتے تھے ان سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ اسی طرح کچھ تاریخی جگہوں کی سیر کا بھی موقع مل گیا۔ آگرہ میں تاج محل اور دہلی کے کچھ تاریخی مقامات، مینار، قلعے جو چند ایک محفوظ ہیں، کچھ تو کھنڈر بھی بن چکے ہیں، دیکھنے کا موقع ملا۔

ہم جب قطب مینار دیکھنے کے لئے گئے تو وہ دیکھنے کے بعد انتظامیہ کا خیال تھا کہ یہاں سے واپس گھر ہی جانا ہے۔ لیکن میرے دل میں یہ تھا کہ حضرت بختیار کاکیؒ کے مزار پر بھی جانا ہے۔ میرے یہ کہنے پر انتظامیہ والے ایک دوسرے کے چہرے دیکھنے لگ گئے۔ انتظامیہ کا خیال تھا کہ سیکیورٹی کے لحاظ سے ٹھیک نہیں ہے کیونکہ چھوٹی چھوٹی گلیاں مزار پہ جانے کے لئے ہیں اور ارد گرد دکانیں ہیں اور آبادی بہت زیادہ ہے۔ پھر مزار سے کم و بیش سو گز پہلے ان کا طریقہ ہے کہ جوتے بھی اتروا دیتے ہیں۔ تو بہرحال مَیں نے کہا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہاں چلتے ہیں۔ خیر گلیوں میں سے گزر کر ہم وہاں پہنچے۔ جوتے اتروائے کچھ گھر کی خواتین بھی ہمارے ساتھ تھیں لیکن ایک جگہ آ کے انہوں نے عورتوں کو روک دیا کہ اس سے آگے عورتوں کو جانے کی اجازت نہیں۔ جب ہم نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے تو کہا کہ بزرگ یہی ہمیں کہتے آئے ہیں کہ اس سے آگے عورتیں نہیں جا سکتیں۔ بہرحال کہاں سے روایت چلی؟ کیوں نہیں جا سکتی ہیں؟ یہ پتہ نہیں۔ مرد بہرحال آگے مزار تک چلے گئے وہاں جا کے کچھ لوگ دعا کر رہے تھے دوسرے بھی پہلے وہاں دعا میں لگے ہوئے تھے۔ جالی کے ساتھ مَیں نے دیکھا کچھ عورتوں کو جو مسلمان نظر نہیں آ رہی تھیں اور اس طرح قبر پہ دعا کرنے والوں کو دیکھ کر یہ لگتا تھا کہ بجائے ان بزرگ کے لئے دعا مانگنے اور اپنے لئے دعا مانگنے کے یہ تو اس بزرگ سے مانگ رہے ہیں، یہاں تو شرک چل رہا ہے۔ تو بہرحال وہاں دیکھ کر بھی دعا کی، یہی خیال آیا کہ اے اللہ جو شخص تیرا عبد بنا، تیرا بندہ بننے کی کوشش کرتا رہا، اسے یہ لوگ شرک کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ ان مسلمانوں کو عقل اور سمجھ دے تا کہ تیری پہچان کر سکیں۔ بہت سے اور نظارے بھی سامنے آ گئے کہ کس طرح لوگوں نے ان جگہوں پر جا کر شرک پھیلایا ہوا ہے اور مسلمان کہلاتے ہیں، حالانکہ یہ سب بزرگ توحید پر قائم تھے اور توحید کو پھیلانے کی کوشش کرتے رہے۔

وہاں سے واپسی پر میرے ذہن میں یہ نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام 1905ء میں یہاں آئے تھے باوجود اس کے کہ شاید کسی نے ذکر بھی کیا تھا۔ لیکن پھر بھی مجھے بعد میں واپسی پر خیال آیا کہ دیکھوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کن تاریخوں میں اور کس سال میں آئے تھے۔ میرے ذہن میں قریب کی تاریخیں تھیں۔ تو چیک کرنے پر یہ خوشی ہوئی کہ حضرت مسیح موعودؑ بھی 1905ء کے نومبر میں گئے تھے۔ تو اس طرح پورے 100 سال کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی اتباع میں وہاں مزار پر جانے کا موقع ملا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مزاروں پر بھی گئے تھے لیکن حضرت بختیار کاکیؒ کے مزار پر جب گئے ہیں تو ملفوظات میں اس طرح واقعہ درج ہے کہ آج حضرت بختیار کاکیؒ کے مزار پر حضور علیہ السلام نے دعا کی اور دعا کو لمبا کیا۔ واپس آتے ہوئے حضرتؑ نے فرمایا کہ بعض مقامات نزول برکات کے ہوتے ہیں اور یہ بزرگ چونکہ اولیاء اللہ تھے اس واسطے ان کے مزار پر ہم گئے۔ ان کے واسطے بھی ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اپنے واسطے بھی ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اور دیگر بہت دعائیں کیں لیکن یہ دو چار بزرگوں کے مقامات تھے جو جلد ختم ہو گئے اور دہلی کے لوگ تو سخت دل ہیں۔ یہی خیال تھا کہ واپس آتے ہوئے گاڑی میں بیٹھے ہوئے الہام ہوا (یعنی یہ سوچتے ہوئے آ رہے تھے تو گاڑی میں بیٹھے ہوئے یہ الہام ہوا) کہ: "دست تو، دعائے تو، ترحّم زخدا"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 528-529) ۔ کہ تیرا ہاتھ ہے، اور تیری دعا اور خدا کی طرف سے رحم۔ تو اللہ کرے کہ دہلی والوں کے بھی اور دنیا کی دوسری آبادیوں کے بھی دل نرم ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں قبول ہوں اور دنیا کو آپؑ کو ماننے کی توفیق ملے۔

پھر اسی قسم کے سفر کا ذکر ہے، ملفوظات کا ہی ایک اور حوالہ ہے،" ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آج کہاں کہاں کی سیر کی؟ انہوں نے عرض کی فیروز شاہ کی لاٹ، پرانا کوٹ، مہابت خان کی مسجد، لال قلعہ وغیرہ مقامات دیکھے۔ فرمایا کہ ہم تو بختیار کاکی، نظام الدین صاحب اولیاء، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ اصحاب کی قبروں پر جانا چاہتے ہیں (یہ اس سے پہلے بتایا، بعد میں تو آپ ہو آئے تھے) دہلی کے یہ لوگ جو سطح زمین کے اوپر ہیں نہ ملاقات کرتے ہیں، اور نہ ملاقات کے قابل ہیں اس لئے وہ اہل دل لوگ ان میں سے گزر چکے ہیں اور زمین کے **اندر مدفون** ہیں، ان سے ہی ہم ملاقات کر لیں **تا کہ بدوں ملاقات واپس نہ جائیں۔ میں ان بزرگوں کی یہ کرامت سمجھتا ہوں کہ انہوں نے قسی القلب لوگوں کے درمیان بسر کی۔ اس شہر میں ہمارے حصہ میں ابھی وہ قبولیت نہیں آئی جو ان لوگوں کو نصیب ہوئی۔**"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 499)

جیسا کہ میں نے ذکر کیا کہ دہلی میں بعض تاریخی جگہیں بھی دیکھنے کا موقع ملا جہاں مسلمان بادشاہوں کے عروج و زوال کی داستانیں رقم ہیں، ان میں دہلی کا لال قلعہ بھی ہے اور تغلق آباد کا قلعہ بھی ہے۔

تغلق آباد کا قلعہ وہ جگہ ہے جس کے ایک اونچے مقام پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر (جب ایک دفعہ سیر پہ وہاں گئے تھے تو اس مقام پر کھڑے ہو کر) دہلی کا نظارہ کر رہے تھے تو اس دوران اس نظارے میں اتنے محو ہو گئے کہ آپؓ ایک اور عالم میں چلے گئے۔ کسی اور دنیا میں چلے گئے۔ پھر آپؓ کی ایک بیٹی کے کہنے پر آپؓ کی وہاں سے واپس روانگی ہوئی اور اپنے خیالات سے واپس آئے۔ تو اس وقت آپؓ کی زبان سے نکلا تھا کہ "میں نے پالیا، میں نے پالیا"۔ تو اس کی تفصیل کہ کیا پالیا؟ اور ان قلعوں اور کھنڈروں اور ویرانوں کی روحانی دنیا سے مثالیں دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا جو تقریباً 20 سال کے عرصے پر پھیلا ہوا ہے۔ جلسہ پر کچھ سال لگاتار اور پھر بیچ میں کچھ وقفہ دے کر جلسوں میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔ ان تقاریر میں آپؓ نے ہمیں روحانی دنیا کی سیر کروائی ہے۔ اور پھر ہماری ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ یہ مجموعہ تقاریر "سیر روحانی" کے نام سے اب تو ایک جلد میں شائع ہو چکا ہے۔ ہر پڑھے لکھے احمدی کو جو اردو پڑھ سکتا ہے اس کو پڑھنا چاہئے۔ جو پڑھ نہیں سکتے، سن سکتے ہیں، سنیں۔ اس میں دنیاوی بادشاہوں کا بھی نقشہ کھینچا گیا ہے اس میں عبرت کے سبق بھی ہیں۔ اس کو پڑھ کر خوف بھی آتا ہے اور ساتھ ہی عالم روحانیت کی سیر کر کے اس بات کی خوشی بھی ہے کہ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کی جو توفیق عطا فرمائی ہے اس سے ہم فیض پاتے رہیں گے اور اس سے دائمی بادشاہت حاصل کرنے والوں میں شامل بھی ہوں گے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ تب ہو گا جب ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں گے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے والے ہوں گے، آپؐ سے محبت کرنے والے ہوں گے۔

بہر حال پھر دہلی کا یہ سفر ختم ہوا تو آگے ہم قادیان کی طرف ٹرین پر روانہ ہوئے، قادیان پہنچے، آپ سب نے رپورٹس پڑھ لی ہوں گی، ایم ٹی اے پر بھی اہل قادیان کے استقبال کے نظارے دیکھ لئے ہوں گے۔ اس بستی میں پہنچ کر ایک عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ مینارۃ المسیح دُور سے ہی ایک عجیب شان سے کھڑا نظر آتا ہے۔ بہشتی مقبرہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزار ہے، دعا کر کے عجیب سکون ملتا ہے۔ سب جانے والے تجربہ رکھتے ہیں۔ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا۔ قادیان میں تقریباً ایک ماہ قیام رہا۔ لیکن پتہ نہیں چلا کہ ایک ماہ کس طرح گزر گیا۔ میں تو پوری تفصیل سے قادیان پھر بھی نہیں سکا حالانکہ چھوٹی سی جگہ ہے۔

اس خطبے میں جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ عموماً لوگ امید رکھتے ہیں کہ سفر کے حالات و واقعات سنائے جائیں لیکن قادیان کے سفر کے حالات تو ایک حال دل کی کہانی ہے جو سنائی نہیں جا سکتی۔

بہر حال مختصر یہ کہ اب تک میں نے جو دورے کئے ہیں، سفر کئے ہیں، ان میں پہلا سفر ہے جس کی یاد ابھی تک بے چین کرتی ہے اور باقی ہے۔ عجیب نشہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بستی کا۔ اس سے زیادہ کہنا کچھ مشکل ہے۔

بہر حال شہر کا حال بھی سن لیں کچھ مختصراً بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1991ء کے بعد سے جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دورہ فرمایا تھا قادیان میں عمارتوں کے لحاظ سے کافی ترقی ہوئی ہے، کچھ پرائیویٹ لوگوں نے بھی گھر بنائے وہاں کی آبادی نے بھی گھر بنائے، جماعت کی بھی عمارات بنیں۔ شہر کافی پھیل گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہاں کے رہنے والے احمدیوں کی اکثریت میں حالات کی بہتری کے باوجود ابھی تک سادگی پائی جاتی ہے اس لئے میں انہیں بھی زور دیتا رہا ہوں کہ اس سادگی اور سکون کو جو ابھی تک اُن درویشوں کے اثر سے قائم ہے جنہوں نے شعائر اللہ کی حفاظت کی خاطر اپنے گھر بار، جائیدادیں رشتہ داریاں چھوڑی ہیں، ان کے بچے اسے یاد رکھیں اور اس کی جگالی کرتے رہیں۔ اور پھر نئے آنے والے بھی جو اب وہاں آ کر آباد ہو رہے ہیں اس بستی کے تقدس کو قائم رکھنے کی کوشش کریں۔

کئی نو مسلم نو مبائع ہیں بعض معلمین کلاس میں بھی داخل ہوئے ہیں، جامعہ میں بھی داخل ہوئے ہیں لیکن باوجود اس کے کہ دینی تعلیم وغیرہ بھی حاصل کر رہے ہیں، جماعتی روایات کا ان کو پوری طرح علم نہیں ہے اور تعلیم کا بھی پوری طرح علم نہیں ہے۔ تو اُن کو چاہئے کہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ جماعتی روایات اور قادیان کے تقدس سے پوری طرح واقف ہوں اور اس کو اپنے اندر جذب کریں یا اپنے آپ کو اس ماحول میں جذب کرنے کی کوشش کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بستی کا ہونا چاہئے۔ بہر حال اکثریت جیسا کہ میں نے کہا تھا سادہ ہے، سادگی پر قائم ہے اور سکون اور امن قائم کرنے والے ہیں، اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بڑھاتا چلا جائے۔

وہاں کی غیر مسلم آبادی نے بھی مہمان نوازی اور تعلق کا حق ادا کیا ہے۔ جس گلی کوچے میں سے بھی گزرے احمدیوں کے ساتھ غیر مسلموں کے چہروں سے بھی پیار اور تعلق کا بھی اظہار ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

وہاں قیام کے دوران جلسے کے تین دن ہی نہیں جو تقریروں کے تین دن تھے۔ یوں لگ رہا تھا کہ پورا مہینہ ہی جلسے کا سا سماں ہے۔ اور ہر وقت رونق۔ کسی نے جو یورپ سے خود جلسے قادیان پر گئے ہوئے تھے مجھے خط لکھا کہ گلیوں اور سڑکوں پہ جتنا رش تھا اور جو نظارے تھے ایم ٹی اے کے کیمرے اس طرح وہ دکھا نہیں سکے۔ ان کی بات ٹھیک ہے۔ رش کا تو یہ حال تھا کہ گو سڑکیں چھوٹی ہیں لیکن اس کے باوجود یہ آبادی اتنی نہیں لگتی تھی جتنا وہاں سڑکوں میں پھنسی ہوئی نظر آتی تھی۔ بعض دفعہ ٹریفک یا لوگوں کا چلنا رک جاتا تھا۔ گلیوں میں Jam-Pack تھا۔ بعض لوگوں نے مجھے بتایا کہ بعض دفعہ اتنا رش تھا کہ سڑکوں پر چلتے چلتے ایک دم اگر کوئی روک آ جاتی تھی تو ہلنے کی بھی گنجائش نہیں ہوتی تھی۔ تو بہر حال بچے، بوڑھے، مرد، عورتیں، قادیان کے مقامی یا ہندوستان کے دوسرے شہروں سے آئے ہوئے یا باہر کے ملکوں سے آئے ہوئے مہمان جو بھی احمدی تھے اور احمدیت جن کے دلوں میں بیٹھ چکی ہے ہر ایک کے چہرے سے لگتا تھا کہ ان دنوں میں کسی اور دنیا کی مخلوق بنے ہوئے ہیں۔ کسی اور دنیا کے رہنے والوں کے چہرے ہیں۔ جلسے پر بعض دوسرے جزیروں سے، ساتھ کے چھوٹے جزیروں سے لمبا سفر کرتے ہوئے غریب لوگ پہنچے تھے۔ بعضوں کا چھ سات دن کا سفر تھا۔ ایک دن سمندر میں سفر کیا پھر انتظار کیا پھر کئی دن ٹرین پہ سفر کیا اور پھر قادیان پہنچے۔ قادیان میں سردی بھی زیادہ ہوتی ہے جبکہ یہ گرم علاقوں کے لوگ تھے۔ ان کو سردی کی عادت نہیں تھی۔ لیکن ایمان کی گرمی کی شدت نے اس کا شاید اُن کو احساس نہیں ہونے دیا۔ انتہائی صبر سے انہوں نے یہ دن گزارے ہیں۔ یہ نظارے صرف وہیں نظر آ سکتے ہیں جہاں خدا کی خاطر یہ سب کچھ ہو۔ دنیا دار تو اس قربانی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ بعض دُور دراز سے آئے ہوئے غریب لوگوں سے آنے کے بارے میں جو پوچھو تو یہی جواب دیتے تھے کہ آپ کی موجودگی میں کیونکہ جلسہ ہو رہا تھا اس لئے ہم آ گئے ہیں۔ مختلف قومیتوں کے، علاقوں کے لوگ، قبیلوں کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ مالی لحاظ سے اکثریت غریب ہے۔ ہندوستان بہت بڑا وسیع ملک ہے اور موسموں کا بھی بڑا فرق ہے، کہیں گرم علاقے ہیں کہیں بہت ٹھنڈے علاقے ہیں۔ جو گرم علاقے والے ہیں ان کو گرم کپڑوں کا تصور بھی نہیں ہے نہ ان کے پاس ہوتے ہیں۔ لیکن مسیح محمدی کے یہ متوالے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے جھولیاں بھرنے کے لئے کھنچے چلے آئے۔ ایم ٹی اے پر بھی آپ لوگوں نے دیکھا ہو گا، رپورٹس بھی پڑھی ہوں گی۔ آنے والوں سے سنا بھی ہو گا۔ لیکن وہاں جو کیفیت تھی وہ دیکھنے والے ہی محسوس کر سکتے ہیں۔ بلکہ ملاقات کے وقت بعضوں کا جو حال ہوتا تھا وہ صرف میں ہی محسوس کر سکتا ہوں۔ پس اخلاص و وفا اور نیکی میں بڑھنے کی یہ کیفیت اگر جماعت کے افراد اپنے اندر قائم رکھے رہے اور رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ جماعت بھی ترقی کرتی جائے گی اور جماعت کے لوگ بھی کامیاب ہوتے چلے جائیں گے۔

قادیان کے جلسے پر پاکستان سے آنے والوں سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ گو کہ زیادہ نہیں آ سکے لیکن 5 ہزار سے زائد وہاں سے بھی آئے تھے۔ ان لوگوں کے احساس محرومی اور جدائی کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ بعض نہ آنے والوں نے خطوں میں بھی اور بعض جن کو شعر و شاعری سے لگاؤ ہے انہوں نے شعروں میں اپنی بے بسی کا اظہار کیا جنہیں پڑھ کر دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ گو کہ آنے والوں سے وقت کی کمی کی وجہ سے صرف مصافحے ہوئے یا ایک آدھ لفظ کسی نے بات کہہ دی لیکن یہ چند سیکنڈ بھی جو ان لوگوں سے ملاقات کے ملے تھے وہ برسوں کی کہانی سنا جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ یہ دوریاں اور پابندیاں جلد ختم فرمائے۔ قادیان والے اور مہمان آتے جاتے سڑکوں پر نظر آتے تھے۔ جس وقت بھی جاؤ یوں لگتا تھا جس طرح ان کو پہلے سے ہی پتہ ہے کہ کس وقت میں نے

سڑک پر آنا ہے۔ کھڑے ہوتے تھے سڑکوں پر۔ سلام ہو رہے ہیں، دعائیں مل رہی ہیں، نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ پھر مختلف اوقات میں میں دیکھتا رہا ہوں، بیت الدعا میں، بیت الفکر میں، مسجد مبارک میں لوگ یا نفل پڑھ رہے ہوتے تھے یا نفل پڑھنے کے لئے اپنی باری کا انتظار کر رہے ہوتے تھے۔ اللہ کرے کہ یہ دعاؤں اور نوافل کی عادت ان کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائے بلکہ ہر احمدی کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائیں۔

یاد رکھیں کہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور کی گئی دعائیں ہی ہیں جو ربوہ کے راستے بھی کھولیں گی اور قادیان کے راستے بھی کھولیں گی اور مدینہ اور مکہ کے راستے بھی کھولیں گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس سفر میں ہوشیار پور جانے کا بھی موقع ملا اور اس گھر میں بھی جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چلّہ کاٹا تھا اور آپؑ کو موعود بیٹے کی بشارت ملی تھی یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ ایک عرصے سے اس عمارت کی جماعتی تاریخی حیثیت ہونے کے لحاظ سے کوشش تھی کہ جماعت اس کو خرید لے۔ تو چند سال پہلے جماعت کو خریدنے کی توفیق ملی اس کو ٹھیک ٹھاک کرایا گیا۔ اس کمرے میں بھی دعا کی توفیق ملی۔ مجھے بھی اور جو میرے ساتھی تھے ان کو اور قافلے کے لوگوں کو بھی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے ہمیں ہمیشہ فیضیاب فرماتا رہے۔

جب قادیان پہنچا ہوں تو وہاں کے رہنے والوں کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکل رہے تھے۔ جب واپس آ رہا تھا تو جدائی کے غم کے آنسو تھے۔ پس قادیان والوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ اس جدائی کے غم کو دور کرنے کے لئے اور دوبارہ اور بغیر کسی روک کے ملنے کے لئے ان آنسوؤں کو ہمیشہ بہنے والا بنا لیں۔ اور اہل پاکستان بھی اور اہل ربوہ بھی ہمیشہ اپنے آنسوؤں کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے بہنے والا بنالیں۔ اپنی عبادتوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اتنا گڑگڑائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت فرماتے ہوئے ہماری کامیابی کی منزلیں نزدیک تر کر دے۔ آمین۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

بقیہ صفحہ (1)

نے لگائی ہیں یہ صرف چند دنوں کی بات ہے اور پھر معاملہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔ فرمایا یہ صرف عارضی ردعمل ہے جو ختم ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا دیکھیں ابھی جو تازہ واقعہ سامنے آیا ہے کہ عراق میں امام بارگاہ بموں سے اڑائی گئی پھر نتیجۃً سنیوں کی مسجدوں پر بھی حملے ہو رہے ہیں۔ اس میں کسی نے یہ نہیں سوچا کہ تحقیق کر لیں کہیں یہ ہمیں لڑانے کے لئے دشمنوں کی سازشیں تو نہیں۔ لیکن یہ اس طرف سوچ ہی نہیں سکتے فرمایا یہ جو نئی صورتحال عراق میں پیدا ہوئی ہے اس سے عراق بڑی تیزی سے سول وار کی طرف بڑھ رہا ہے اور اب لیڈروں کو مشکل پیش آ رہی ہے کہ یہ صورت حال سنبھالی نہیں جاسکتی۔ اور یہی صورتحال ایران میں ہے افغانستان میں ہے پاکستان میں بھی ہے کہ ہر فرقہ مذہب کے نام پر ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہے۔ حضور نے فرمایا قرآن مجید صاف فرماتا ہے کہ جو مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے وہ جہنم کا سزاوار بنتا ہے اور یہ لوگ مسلمانوں کے قتل کے نام پر جنت کی امیدیں دلاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا پاکستان میں بنگلہ دیش میں اور بعض دوسرے ملکوں میں جہاں احمدیوں کو بھی شہید کیا جاتا ہے تو یہی جنت کا لالچ دیکر شہید کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا یہ جو مسلمانوں کی عقل ماری گئی ہے اور پھٹکار پڑ رہی ہے اور وہ تنزل کا شکار ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق آنے والے مامور کو نہیں مانا اور آپ کے مہدی کی توہین کی ہے۔ ہر احمدی کو دعا کرنی چاہئے کہ خدا ان لوگوں کو سمجھ دے اور یہ دشمنوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنکر اسلام کو بدنام نہ کریں احمدی بہر حال درد محسوس کرتا ہے کیونکہ یہ لوگ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں یا منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان بھٹکے ہوئے مسلمانوں میں سے ایک بڑی تعداد کم علمی کی وجہ سے ان لیڈروں کی باتوں میں آکر ایسی نامناسب حرکتیں کرتی ہے۔ ان کی ایسی ہی حرکتوں کی وجہ سے دشمن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے اور اسلام کو بدنام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ پس احمدیوں کو ان دنوں کثرت سے دعا کرنی چاہئیں۔ اگر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے تو ہمیں ان لوگوں کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ آج میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ دعائیں کس طرح کرنی چاہئیں یہ دعائیں کرنے کے طریقے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی سکھائے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں بیان کرتے ہوئے آپ پر درود بھیجنے کی فضیلت و اہمیت بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مقبول دعاؤں کے لئے آپ پر درود بھیجنا بہت ضروری ہے یہ درود ہی ہے جو امت کی اصلاح کا باعث بنے گا اور ہماری دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بھی بنے گا اور ہمیں دجال کے فتنوں سے بچائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ درود حصولِ استقامت کا ذریعہ ہے۔ حضور نے فرمایا اذان کے بعد کی دعا ہر احمدی کو یاد کر کے اسے پڑھنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا یہ زمانہ آخرین کا زمانہ ہے جو اسلام کے فتوحات کا زمانہ ہے اور یہ فتوحات تو تلواروں اور توپوں سے نہیں بلکہ دعا کے ذریعہ ہونگی اور دعا کی قبولیت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح طور پر یہ فرمایا ہے کہ آپ کو جو کچھ بھی ملا ہے درود کی برکت سے ملا ہے۔ اس ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض کشوف کا ذکر فرمایا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور اس کے نتیجہ میں آپ پر برکات نازل ہونے کا ذکر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج احیاء دین کے لئے اسلام کی کھوئی ہوئی شان کو واپس لانے کے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دفاع میں کھڑے ہونے کے لئے اللہ نے جس جری اللہ کو مامور فرمایا ہے اسی کے پیچھے چلنے کی ضرورت ہے۔ اسی کے ذریعہ ہی آج اسلام کا جھنڈا پوری دنیا میں آب و تاب کے ساتھ لہرائے گا۔ شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

بقیہ صفحہ (9)

آقا کی معیت میں نماز پڑھنے کیلئے احمدیوں سے مسجد بھری ہوئی تھی۔ دائیں بائیں آگے پیچھے نظر ڈالنے پر پتہ چلتا تھا کہ ہندوستان کے ہر علاقے سے پروانے لمبی اڑان بھر کر مسیح محمدی کے نورانی وجود کو دیکھنے کیلئے آئے ہیں۔

نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد مجھے بتایا گیا کہ آج کی ملاقات میں ناچیز کا بھی نمبر ہے خوشی کے جذبات اور بڑھنے لگے اور بعض دفعہ بے اختیاری کی کیفیت پیدا ہونی شروع ہو جاتی تھی۔ شام پانچ بجے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا اور سارے ملاقاتیوں کو مسجد میں بلا لیا گیا سارے اپنی اپنی باری کا انتظار کرنے لگے اور مسجد میں پوری طرح خاموشی طاری تھی اور زیر لب دعاؤں میں مصروف تھے۔ بہر حال سارے اپنی اپنی باری پر ملاقات کیلئے جاتے اور بڑے ہی شادمانی اور پرسکون اور اطمینان کی کیفیت میں واپس آتے۔ جب ہمارا نمبر آیا اس وقت دل کی عجب کیفیت تھی خوشی کا یہ عالم تھا کہ جسم میں اس کی وجہ سے ایک کپکپی سی پیدا ہو رہی تھی ہم جوں ہی حضور انور کے آفس کے دروازے سے اندر گئے بس یوں لگا کہ وہ آفس پورا کا پورا نور سے بھرا ہے اور پوری طرح چاندنی لگی ہے پیارے آقا اپنی کرسی سے کھڑے ہو کر خاکسار سے اور بچوں سے ملے سبحان اللہ۔

کیا شفقت کا مجسمہ ہے کہ اتنے پیار اور محبت سے کھڑے ہو کر ہم حقیروں سے ملتے ہیں اور پھر نہایت ہی محبت سے فرمایا کہ بیٹھ جائیں۔ حضور انور کے سامنے کرسیوں پر ہم سارے بیٹھ گئے ملاقات سے قبل بہت کچھ سوچ کر گئے تھے کہ حضور انور سے فلاں فلاں کے بارہ میں دعا کی درخواست کریں گے لیکن وہاں بس آقا کی طرف دیکھتے ہی رہ گئے۔ پھر حضور نے حال چال پوچھنے کے بعد خاکسار کو اور اہلیہ کو انگوٹھیاں ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے دیں۔ ہمارے بچے آقا کیلئے مٹھائیاں لے گئے تھے حضور انور نے وہ بھی اپنے دست مبارک سے بچوں کو عنایت فرمادیں اور اس کے علاوہ چاکلیٹ بچوں کو دیئے۔ پھر رومالوں کو مس کر کے بھی حضور انور نے عنایت فرمائے پھر حضور انور سے فوٹو کی درخواست کی حضور انور نے نہ صرف کمال شفقت سے منظور فرمایا بلکہ کھڑے ہو کر گروپ فوٹو کھنچوایا الحمد للہ چند ہی منٹوں بعد ہم حضور انور کے آفس سے باہر آگئے۔ خدا گواہ ہے کہ باہر آکر یوں لگتا تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روحانی برقی لہریں دل کے اندر تک جا پہنچی تھیں۔

الحمد للہ کہ پھر نماز مغرب و عشاء کی انتظار میں مسجد میں پہلے سے ہی بیٹھ گئے اب تو بچے اس نور کو دوبارہ دیکھنے کیلئے نظریں اسی راہ کی طرف لگائے بیٹھے تو حضور انور کے آنے پر انہوں نے دیدار کیا اسطرح ہم وہاں سے رخصت ہوئے خوشی بھی تھی کہ اللہ نے اپنے فضل سے ہم کمزوروں کی دیرینہ خواہش کو پورا فرمایا ہے لیکن دل مغموم سا بھی تھا کہ ہم اب واپس جا رہے ہیں لیکن دل کے اندر جو سکون اور لذت نصیب ہوئی اس کو تو اس کاغذ پر بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

☆☆☆

اعلان ولادت

عزیزہ منصورہ شیراز اور عزیزم ہارون شیراز آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹ نومبر ۲۰۰۵ء کو بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ''فراز ہارون'' تجویز فرمایا ہے اور وقف نو سکیم میں قبول فرمالیا ہے۔ نومولود مکرم عبدالحمید صاحب فن ڈیر فیلڈن آف ہالینڈ کا نواسہ اور مکرم ابرار احمد صاحب آف کراچی کا پوتا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی، درازی عمر خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (دلاور خان قادیان)

کیا آپ کی جماعت میں تعلیم القرآن کلاس کا انتظام ہے؟ اگر نہیں تو آپ اس سلسلہ میں کیا کارروائی کر رہے ہیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

بقیہ صفحہ (2)

''جو کوئی میرا گوشت کھاتا ہے اور میرا لہو پیتا ہے ہمیشہ کی زندگی اسی کی ہے۔ تو کیا اس کو عیسائی دنیا پریس کی آزادی قرار دے گی۔ ہرگز نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسائی مذہب کے ماننے والوں کا مذہبی اعتبار سے عملاً کوئی مخالف نہیں ہے۔ یہودی اس قدر اقلیت میں ہیں کہ اُن کو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں کہا جا سکتا اور بے چارے یہودی ان کے رحم وکرم پر ہونے کی وجہ سے یا حکمت عملی کے مدّ نظر چاہتے ہوئے بھی ان کی مخالفت نہیں کرتے۔ البتہ مسلمان جو عیسائیوں کے بعد دنیا میں بھاری اکثریت میں ہیں وہ قرآن مجید کے حکم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان کو اپنے مذہب کا لازمی جز سمجھتے ہیں اور ان کی عزت وتکریم کرتے ہیں۔ اس لئے یہ جانتے ہوئے کہ اب ہمارا کوئی دشمن نہیں یہ لوگ جانتے بوجھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ ہم تو جتنی چاہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر سکتے ہیں لیکن مسلمان اپنی مجبوری کی وجہ سے ایسا نہیں کر پائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس معاملہ میں بے بس پا کر یکطرفہ منہ چڑھانے کی مذموم کارروائی کرتے چلے جارہے ہیں ایسی گھناؤنی حرکت کو وہ یورپ کا سیکولرازم قرار دیتے ہیں اور خود ظالم بن کر اور خود Terror پھیلا کر مسلمانوں کے احتجاج کو اسلامک Terrorism سے تعبیر کرتے ہیں حالانکہ اگر کسی کا دل دکھایا جائے اور وہ اس کے خلاف احتجاج کرے اور پھر اس احتجاج میں ناسمجھ عوام کی طرف سے تشدد ہو جائے تو اس تشدد کی بنیادی وجہ معلوم کرنی چاہئے اور ان لوگوں کو بھی قصور وار ٹھہرانا چاہئے جو اس Terror کا بنیادی ماخذ ہیں۔ وقتاً فوقتاً مسلمانوں کی دلآزاری کرنا اور اُن کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا دراصل یورپ کی ایک سازش ہے گزشتہ دنوں کیوبا کی جیل گوانٹاناموبے کے متعلق خبر آئی تھی کہ امریکی فوجیوں نے قرآن مجید کے اوراق پھاڑے، جلائے اور نعوذ باللہ من ذالک غلاظت میں بہائے وقتاً فوقتاً ایسے واقعات کر کے یورپ کے اخبارات اور ذرائع ابلاغ مسلمانوں کے احتجاج کو ٹیرورزم کا حوالہ دے کر اسے پھر اسلام کی طرف منسوب کرنے کی خاطر ایسا کرتے ہیں۔

یہ بات بالکل حقیقت ہے اور ہم اُسکو صد فیصد تسلیم کرتے ہیں کہ بعض مسلم ممالک میں اور دیگر جگہوں پر اس مذموم واقعہ کے خلاف جو تشدد آمیز احتجاج ہوئے ہیں اور جوش میں آکر غیر ملکی اداروں اور کمپنیوں کو نقصان پہنچایا گیا ہے ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے تھا لیکن جب کسی کی قابل عزت ہستی کو گالیاں نکالی جائیں اور مدمقابل غیر تربیت یافتہ ہو تو ایسا تو ہو جایا کرتا ہے اس کی مثالیں تو تمام مذاہب کے ماننے والوں میں ملتی ہیں اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ایسے کارٹون بنانے والوں کے خلاف قتل کے فتوے دئے گئے ہیں اور انکے سروں پر انعامات مقرر کئے جارہے ہیں اگرچہ ہم ایسے تشدد کی اور ایسے فتووں کی مذمت کرتے ہیں لیکن یہ طریق بھی دراصل یورپ کے حکمرانوں کے ہی سکھائے ہوئے ہیں کیا عراق کے حکمران صدر صدام حسین کے سر پر امریکہ نے انعام نہیں رکھا تھا پھر اگر ایران کے حاکم نے سلمان رشدی کے سر پر انعام رکھ دیا تو پھر یورپ وامریکہ میں اس سے اس قدر تلملاہٹ کیوں ہوئی اور ایران کے اس فعل کو حقوق انسانی کے خلاف کیوں قرار دیا گیا۔ غور کیجئے کہ ایک ملک کا جائز حاکم ہے اس پر جبر وتشدد سے حملہ کروا کر اگر اس کے سر کی قیمت مقرر کی جاسکتی ہے تو ایک ملک کے جائز حاکم کو کسی دوسرے ملک میں بیٹھے اپنے مجرم پر انعام مقرر کرنے کا حق کیوں نہیں ہے۔

اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم تشدد مار دھاڑ اور سروں پر انعام مقرر کئے جانے کے حق میں ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ تو ایک پُرامن جماعت ہے وہ اس قسم کے تشدد تخریب کاری اور مذہب کے نام پر خون خرابے کو سخت قبیح حرکت سمجھتی ہے لیکن ہم تو صرف اس موقع پر تصویر کے دونوں رُخ اپنے محترم قارئین کی خدمت میں پیش کررہے ہیں ٹیرورزم اور انتہاپسندی کی دہائی دینے والوں کی خود اپنی حالت یہ ہے کہ وہ تشدد کے ذریعہ ایک آزاد ملک میں داخل ہوئے اور وہاں کے حکمران کو بے دخل کر کے آج تک تشدد کو جاری رکھے ہوئے ہیں بلکہ اب تو یہ تشدد پہلے سے کئی گنا بڑھ گیا ہے عراق میں فرقہ وارانہ فسادات آئے دن کا معمول بن گئے ہیں اور ملک خانہ جنگی کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اب بتائیے کہ اگر صدام حسین اور طالبان اور القاعدہ کا تشدد اسلامک ٹیررازم ہے تو امریکہ کا تشدد عیسائی ٹیررازم کیوں نہیں کہلا سکتا۔ اگر عراق کے مسلمان اپنے ملک کے دفاع میں تشدد اختیار کریں اور غیر ملکیوں کو مار بھگانے کی جدوجہد کریں تو یہ اسلامک ٹیررازم ہے اور کسی کے ملک میں گھس کر تشدد اور انتہاپسندی کے ذریعہ اس ملک کے امن وچین کو برباد کر دینا عیسائی ٹیررازم نہیں ہے؟ اس مقام پر ٹھہر کر ذرا انصاف سے سوچئے اور پھر خود ہی فیصلہ کیجئے۔

اس ضمن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے بصیرت افروز خطبات کے ذریعہ جو اسلامی تعلیمات پیش فرمارہے ہیں انشاء اللہ آئندہ اشاعتوں میں ان کی کسی قدر تفصیل پیش کی جائے گی۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

اخبار بدر

کا خود بھی مطالعہ کریں اور اپنے دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں

یہ بھی تبلیغ کا ایک بہت اچھا ذریعہ ھے

بقیہ صفحہ (2)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان الہامات کے پورا ہونے کے حوالہ سے اس موقع پر چند اور اُمور کا تذکرہ کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دہلی سے قادیان تک کا سفر اللہ تعالیٰ کے بے شمار نشانات اور انعامات کا مجموعہ تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۱ر دسمبر بروز اتوار دہلی تشریف لائے اور ۱۲ر دسمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دہلی کی بعض تاریخی عمارتوں کے ساتھ ساتھ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے مزار پر دُعا بھی کی بعد میں یہ بات کھلی کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی آج سے ٹھیک سو سال قبل ۱۹۰۵ء میں حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی زیارت کی تھی اور دُعا کی تھی۔ اسی طرح سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی یہ بات بھی پوری ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سو سال بعد اللہ تعالیٰ گزشتہ حالات وواقعات کو دہرا رہا ہے تا کہ یہ ثبوت پیش کیا جائے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہی گزر رہے ہیں۔

دہلی سے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۵ر دسمبر کی صبح قادیان کے لئے روانہ ہوئے راستہ میں لدھیانہ ریلوے اسٹیشن پر احباب جماعت لدھیانہ حضور کے استقبال کے لئے حاضر ہوئے۔ لدھیانہ وہ تاریخی شہر ہے جہاں ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی مرتبہ بیعت لی۔ تقسیم ملک سے قبل یہاں ایک بڑی جماعت تھی لیکن تقسیم ملک کے بعد ایک عرصہ تک یہاں جماعت نہیں تھی اور احراری ملاؤں کی شدید مخالفت تھی یہاں تک کہ انہوں نے درندگی اور غنڈہ گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان ہی میں سے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ایک مخلص اور فدائی مولانا کو جن کا نام نامی مولانا عبدالرحیم تھا شہید کر دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اپنے افضال وانعامات سے نوازا اور الحمد للہ کہ اب جماعت کی مسجد اور مشن ہاؤس لدھیانہ میں موجود ہے اور حضور کی ٹرین کے لدھیانہ ریلوے سٹیشن پر پہنچتے وقت ایک مخلص اور فدائی جماعت نے حضور کا استقبال کیا صدر جماعت لدھیانہ نے حضور کی خدمت میں گلدستہ پیش کیا اور احباب جماعت نے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ محترم مولانا عبدالماجد صاحب طاہر اس منظر کو اپنی رپورٹ میں یوں قلمبند کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''حضور انور کا چہرہ مبارک دیکھ کر خواتین بچیوں اور احباب نے فرط محبت سے رونا شروع کر دیا خواتین اور بچیاں سسکیاں لے کر رو رہی تھیں حضور انور کچھ دیر بعد اپنی نشست پر واپس تشریف لے آئے اور گاڑی کے شیشہ سے انہیں مسلسل روتے ہوئے اور سسکیاں لیتے ہوئے دیکھا تو حضور انور اپنی سیٹ پر سے اُٹھے اور پھر دروازہ پر تشریف لے گئے عشق ومحبت کا سمندر دونوں طرف موجزن تھا۔ یہ لوگ حضور انور کو دیکھتے اور روتے جاتے یہ ایسا منظر تھا۔ جو نا قابل بیان ہے اور تحریر میں نہیں لایا جاسکتا''۔ (بدر ۱۹ر جنوری ۲۰۰۶ء)

جب حضور اقدس کی ٹرین امرتسر پہنچی تو آپ کا امرتسر پہنچنا بھی ایک عظیم الشان نشان ہے اس واقعہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت روز روشن کی طرح چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اس ایمان افروز صداقت کا ذکر بھی محترم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کی زبانی سنئے لکھتے ہیں:۔

''امرتسر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قیام سوا گھنٹے سے زائد رہا یہ امرتسر کا شہر وہی شہر ہے جہاں جون ۱۸۹۳ء میں امرتسر کی عیدگاہ متصل مسجد خان بہادر حاجی محمد شاہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عبدالحق غزنوی سے ایک مباہلہ ہوا تھا جس میں حضورؑ نے بڑے دردناک دُعا مباہلہ کی تھی۔

اس مباہلہ کے ۴ سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مباہلہ کے نتیجہ میں ہونے والے افضال الہیہ کا ذکر اپنی کتاب ''انجام آتھم'' میں فرمایا تھا ان میں سے چھٹے نمبر پر درج فرمایا۔

''عبدالحق نے مباہلہ کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اس کے گھر میں پیدا ہوگا اور میں نے بھی خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ اشتہار انوار الاسلام میں شائع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے لڑکا عطا کرے گا سو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرے گھر میں تو لڑکا پیدا ہو گیا جس کا نام شریف احمد ہے اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس کا لڑکا کہاں ہے''۔

آج امرتسر کی سرزمین نے ایک بار پھر اس مباہلہ کی سچائی دیکھی ہے کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس سرزمین پر تشریف لائے۔ (بدر ۱۹ر جنوری ۲۰۰۶ء)

یہ بات تو ایمان افروز ہے ہی کہ حضور نے عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کے بعد جس بیٹے کی بشارت دی تھی اس کا پوتا آج جماعت کا پانچواں خلیفہ ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ خدا نے کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ نسل کو عظیم الشان ترقی اور برکت عطا فرمائی ہے۔ سچائی کے طالبوں کے لئے یہ ایک عظیم نشان ہے۔ دوسری طرف اِسی سرزمین امرتسر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مخالف ثناء اللہ امرتسری بھی رہتا تھا آج اس امرتسر میں اس کا تو کوئی نام لیوا نہیں نہ اس کی نسل میں کوئی زندہ ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت اور آپ کے پانچویں جانشین کا اسی زمین پر عوام وحکام کی طرف سے والہانہ استقبال صداقت مسیح موعود کا ایک چمکتا نشان ہے۔

امرتسر کے بعد جب حضور بٹالہ پہنچے تو بٹالہ کے عوام اور اعلیٰ حکام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس خلیفہ کا شایان شان استقبال کیا لیکن اس سرزمین میں ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو شدید مخالف ومعاند محمد حسین بٹالوی رہتا تھا آج اس کا وہاں پر کوئی نام لیوا نہیں ہے نہ اس کی نسل کا کوئی نشان ملتا ہے سنا تھا کہ اس کا ایک بیٹا بعد میں بنگلور جا کر پادری بن گیا تھا اور لاولد فوت ہو گیا تھا فاعتبروا یا اولی الابصار۔

سبحان اللہ یہ کیسے ایمان افروز نشان ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیلوں کے طور پر روشن مینار کی طرح چمک رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

وہ نور جو ہم نے بھی دیکھا

از طاہر احمد طارق مبلغ جیند ہریانہ

دسمبر 2004ء کا جلسہ سالانہ قادیان تھا جلسہ کے تیسرے روز کی آخری کارروائی چل رہی تھی۔ ہم پنڈال کے ایک کونے میں بیٹھ کر مقررین کے خیالات اور جذبات کو بڑے غور سے سن رہے تھے۔ بعض مقررین نے اپنے جذبات کا اظہار یہ بھی کیا کہ ہماری خواہش ہے اور ہم دعوت دیتے ہیں کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اگلے سال یعنی 2005ء کے جلسہ سالانہ میں تشریف لائیں۔ بظاہر اس وقت یہ الفاظ اور جذبات کی کیفیات رسماً لگ رہی تھیں۔ وقت کی اٹل رفتار اپنے دائمی معمول کے مطابق چلتی رہی لیکن ہمارے دل کی دھڑکنیں اپنے پیارے آقا کی آمد کے انتظار میں دھڑکنا شروع ہوگئیں۔ سال کے اوائل میں ہی ایسے اندازے اور امیدیں شروع ہوگئیں۔

سال کے وسط میں جب معلوم ہوا کہ وہ پیارے آقا جو لندن مسجد فضل سے اور پھر بیت الفتوح سے کبھی غانا سے کبھی افریقہ کے دوسرے ممالک سے کبھی جرمنی سے تو کبھی ہالینڈ سے کبھی سپین سے کبھی ماریشس سے تو کبھی کینڈا سے الغرض دُنیا کے جن ممالک میں گئے ہیں وہاں سے ہی براہ راست دُنیائے احمدیت کو مخاطب فرماتے ہیں اور روحانیت سے بھرپور موتی نہ صرف اُن ممالک میں بکھیرتے ہیں جہاں موجود ہوتے ہیں بلکہ روحانیت سے وہ بھرپور موتی برقی لہروں کے ذریعہ سے ساری دُنیا میں بکھیرتے ہیں۔ وہ ہندوستان کی سرزمین میں تشریف لاکر ہندوستان میں بھی موتی اپنے وجود سے بکھیریں گے۔ پس پھر کیا تھا پھر تو اس دن کی بڑی شدت سے انتظار شروع ہوگئی۔ نہ صرف بزرگوں، عورتوں اور نوجوانوں میں انتظار کا سماں شروع ہوا بلکہ ٹی وی چلاتے ہی حضور انور کی تصویر ایم ٹی اے کے ذریعہ نظروں میں آتی تو بچے بھی فوراً سوال پر سوال کرنا شروع کردیتے کہ بتاؤ آقا کب آئیں گے، بچوں کی کلاس لیتے تو پھر سوال شروع ہوجاتے کہ ہماری کلاس بھی لیں گے الغرض ان انتظار کے لمحات کی ساری کیفیات کو تو اس کاغذ پر اُتارا نہیں جاسکتا۔ جب معین طور پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کی اطلاع ملی تو پھر دل اور جذبات کی کیا کیفیت تھی ہر احمدی خود محسوس کرتا ہے کہ وہ کیفیت کیسی ہوتی ہے قلم کے اندر اتنی طاقت ہی نہیں کہ وہ کیفیت بتادے۔ تب تو ہر کوئی آقا کے دیدار اور ملاقات کیلئے تیاریاں کرنے میں جٹ گیا اور ان روحانی آسمانی برکتوں کو حاصل کرنے میں کوئی تو نوافل کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوا تو کوئی صدقہ کی طرف تو کوئی اخلاق کو سنوارنے لگ گیا تو کوئی پابندی نماز کی طرف الغرض ہر کوئی اس آسمانی روحانی برکت کو حاصل کرنے کیلئے اپنے آپ کو تیار کرنے لگ گیا یہ ایک ایسا روحانی سماں اُس روحانی وجود کے آنے سے پہلے ہی پیدا ہوچکا تھا کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ کوئی خاص روحانی انقلاب پیدا ہونے والا ہے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

ہم ناچیزوں کو جب معلوم ہوا کہ مورخہ 11 دسمبر 2005 کو سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دہلی تشریف لائیں گے دل خدا تعالیٰ کی حمد میں محو ہوگئے۔ باقاعدگی سے دُعاؤں کی تحریکات زوروں پر شروع ہوئیں بس یوں لگتا تھا کہ آسمانی رحمت کی اور برکت کی باراں اب برسنے والی ہے اور انگلیوں پر گن گن کر بچوں کو اور فیملی کو بتاتے تھے کہ بس اتنے دن کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس سرزمین ہند میں قدم رکھنے والے ہیں جس سرزمین سے حضرت اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اسلام کی نشات ثانیہ کی منادی کرکے ایک روحانی جماعت کی بنیاد ڈالی۔ اور آج آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق یحیی الدین و یقیم الشریعة کی بنیادی ڈھانچے کو ازسرنو ساری دُنیا میں پھیلا دیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

ہم نے خود اپنی آنکھوں سے 1991ء کا نظارہ دیکھا ہوا تھا کہ 1991 میں ہم کیا تھے اور ہندوستان کیا تھا لیکن پیارے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے نتیجہ میں کس قدر رحمتوں اور برکتوں کے دریا بہنے لگے جن کے موتی آج بھی ہندوستان کے ہر صوبے ضلعے اور دیہات میں نظر آرہے ہیں۔ صرف روحانی برکتوں کے انبار نہیں لگے بلکہ جن لوگوں نے اس دور کے سنگین سیاسی حالات کا مشاہدہ کیا ہے نے برملا اقرار کیا ہے کہ ایک تبدیلی اس وجود کے ہندوستان آنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

آخر دن گذرتے رہے انتظار کے وہ لمحات اب کم ہو رہے تھے ہماری گھریلو ذاتی مجبوری سے جلسہ سالانہ میں شرکت ساری فیملی کیلئے ممکن نہیں لگ رہی تھی گھر میں ہر دن اس بارے میں مجلس لگتی کہ آقا کا دیدار کس طرح ہو۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ تو ہوتا ہی ہے لیکن اس سے پیاس تو نہیں بجھ سکتی۔ پھر مشورے ہوتے دُعائیں کرتے بچے بار بار کہتے کہ آقا سے ملیں گے تو کیا پوچھیں گے۔

آخر معلوم ہوا کہ ناچیز کی فیملی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر دہلی قیام کے دوران ملاقات کی اجازت ہے بے اختیار دل سے الحمد للہ نکلا۔ اور خوشی خوشی جاکر بچوں کو اور اہلیہ کو خبر سنائی کہ ہم انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کریں گے پھر کیا تھا گھر کا ماحول تو پوری عید میں بدل گیا۔ گویا اب ہماری عید ہونے والی ہے۔

ساری فیملی بس اب ملاقات کی تیاریوں میں مصروف ہوگئی۔ بچے ایم ٹی اے میں کوئی پروگرام آتا تو حضور سے وہاں سے ہی مخاطب ہوتے کہ آقا ہم بھی آپ سے ملنے آئیں گے۔ آخر ۱۰ دسمبر کا دن آیا جب حضور انور نے ماریشس سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اشارۃً اپنے ہندوستان سفر کا ذکر فرماکر دُعا کی درخواست بھی کی۔

مورخہ 10 دسمبر 2005ء کو خاکسار مع فیملی اپنے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کیلئے دہلی روانہ ہوا۔ دہلی میں ہم لوگ ایک زیر تبلیغ دوست کے گھر ٹھہرے اور انہیں ہم نے رات بھر تبلیغ کی اور یہ بتایا کہ یہ ہمارے روحانی خلیفہ ہیں جو کہ عین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہیں اور دُنیا کے 181 ممالک کے احمدیوں کے یہ واجب الاطاعت امام ہیں اور یہ کل مورخہ 05-12-11 کو دہلی آرہے ہیں۔ وہ غیر احمدی دوست دراصل ہمارے ایک مخلص احمدی گھرانے کا ہی بھائی تھا۔ لیکن وہ دور باہر رہنے کی وجہ سے احمدیت سے اچھی طرف متعارف نہیں تھا۔ اور ہمارے دہلی کے اس سفر میں اس خاندان کے دو ممبر ساتھ تھے جنہوں نے ہمارے لئے دہلی میں رہائش کا انتظام کروایا۔

دہلی میں جن کے مکان میں ٹھہر کر اپنے پیارے امام کا ہم لوگ انتظار کرنے لگے الحمدللہ اس خاندان پر بہت اچھا اثر پڑا وہ عجیب حیرانگی کا اظہار کرتے تھے کہ یہ پوری فیملی کتنی خوشیاں منا رہی ہیں اور سارے باجماعت نمازوں کی ادائیگی کر رہے ہیں اور دُعا کی تحریک کر رہے ہیں کہ حضور کے سفر کیلئے سب دُعائیں کریں ہمارا رات کو اُٹھ کر تہجد کی نماز مع فیملی باجماعت ادا کرنا اُن کو بہت ہی عجیب معلوم ہوا اور انہوں نے پھر پوچھا جس سے ہمیں اور تبلیغ کا موقع ملا کہ روحانی خلیفہ اور امام سے ملاقات حقیقی رنگ میں کرنے کیلئے روحانی کیفیات کا ایک احمدی کے دل میں ہونا بہت ضروری ہے اور وہ روحانی کیفیات سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا نہیں ہوسکتیں اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کیلئے ہم یہ حقیر کوشش نمازوں کے رنگ میں اور تہجد کے رنگ میں کرتے ہیں۔ اس خاندان نے ہمارے لئے رہائش وغیرہ اور مہمانوازی بہت عمدہ رنگ میں کی اور بار بار اصرار کیا کہ جتنے دن ہم دہلی میں ہیں وہاں ہی رہیں حتی کہ ہم نے ان سے درخواست کی کہ دُعا کرنا ہماری حضور انور سے کل یعنی 12.12.05 کو ہی ملاقات ہوجائے وہ مذاقاً کہتے کہ پھر تو آپ چلے جاؤ گے اسلئے ملاقات جلدی نہ ہوتا کہ کچھ دن اور ہمارے گھر ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

مورخہ 11.12.05 کو صبح نو بجے ہم اجتماعی دُعا کے بعد احمدیہ مسلم مشن دہلی کی طرف روانہ ہوئے پونے گیارہ بجے دہلی مشن میں ہماری گاڑی پہنچی۔ بڑی بے صبری سے مشن کی طرف نظریں اُٹھا کر دیکھا کہ ایک جم غفیر آقا کے انتظار میں صف بنائے کھڑا ہے قبل اس کے کہ ہم بھی اس صف کی طرف بڑھیں اچانک ایک جہاز ہوا میں بہت قریب سے جا رہا تھا۔ بچوں نے ایک دم چلا کر کہا ہمارے آقا اس جہاز میں بیٹھ کر آرہے ہیں بچوں کو بتایا فکر نہ کریں انشاء اللہ آج ہم اپنے پیارے آقا کو بہت قریب سے دیکھیں گے لیکن بس تم سب دُعائیں کرتے رہو کہ اللہ اپنے فضل سے توفیق دے۔

پھر آگے بڑھ کر ہم مشن کے اندر داخل ہوکر قطاروں میں عاشقوں کے کندھے سے کندھا ملاکر کھڑے ہوگئے اور ساری قطار کو بغور دیکھتے۔ ہر آدمی کی آنکھوں میں خوشی کی لہر تھی اور ہونٹ ہلنے سے محسوس ہوتا تھا کہ دُعاؤں میں مصروف ہیں ہر کسی کی تمنا تھی کہ ہم نے حضور انور کو قریب سے دیکھنا ہے تاکہ وہ روحانی برکت ہمیں حاصل ہوجائے۔ مائک سے آواز آئی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایئرپورٹ پر تشریف لاچکے ہیں پھر بس چند لمحات کے گزرنے کا انتظار ہونے لگا لوگ جذباتی دکھائی دیتے تھے سبحان اللہ وہ منظر آنکھوں سے اوجھل ہونے والا نہ تھا۔ پھر مائک سے آواز آئی حضور انور کا قافلہ روانہ ہوچکا ہے۔ پھر تو بس نظریں مسجد و مشن کے مین گیٹ پر ہی جم گئیں اور پوری سکوت کی کیفیت طاری تھی اور سارے کے سارے عشاق ان لمحات کی انتظار میں خاموش کھڑے رہے کہ کب اُن کا محبوب گیٹ سے اندر داخل ہو۔

آخر وہ لمحات آئے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی مشن کے گیٹ سے اندر داخل ہوکر اندرونی گیٹ کے پاس رکی پھر کیا تھا نعرہ ہائے تکبیر سے فضا بھی گونج اُٹھی اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کے ترانے اور دُعائیہ کلمات کا ورد ہوتا رہا۔ ہر کسی کی نظریں حضور انور کی گاڑی پر ٹک گئیں چند ہی لمحات میں اُس پیارے خلیفہ نے اپنی گاڑی سے اُتر کر اپنی پیاری روحانی نگاہیں عاشقان احمدیت پر ڈالیں۔ سبحان اللہ وہ کیا نظارہ تھا یوں لگتا تھا کہ چاند ابھی ابھی مسجد بیت الہادی کے گیٹ پر آسمان سے گرا ہے اور چاروں طرف لوگ اس ٹکڑے سے برکت لینے کیلئے اُمڈ پڑے ہیں۔ اور اس چاند کے ٹکڑے کی برقی روحانی کرنیں گردونواح کے تمام در و دیوار کو روشن کر رہی ہیں اور اس روشنی کی برکت دور دور تک پھیل رہی ہے۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تھوڑی دیر بعد اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے اور پھر ظہر وعصر کی نماز ادا کرنے کیلئے ایک ہجوم مسجد میں آقا کی انتظار میں بیٹھ گیا یہ وہ پہلی نماز ظہر اور عصر کی تھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ادا کرنی تھی اور

(باقی صفحہ 7 پر)

بقیہ صفحہ (16)

ملاقات کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ واپس تشریف لے گئے۔

پریس اور میڈیا

آج پریس اور میڈیا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب کو اپنے اخبارات میں جگہ دی اور حضور انور کی تصویر اور جلسہ کے دیگر مناظر کی تصاویر کے ساتھ حضور انور کے افتتاحی خطاب کے مختلف حصے شائع کئے۔ درج ذیل اخبارات نے اپنی 27 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں افتتاحی خطاب کو کوریج دی۔

❁...... 1۔ روزنامہ ہند سماچار جالندھر۔ 2۔ The Indian Express ۔3 Times of India ۔4 Hindustan Times ۔5 The Tribune ۔ 6۔ روزنامہ امر اُجالا جالندھر، 7۔ روزنامہ پنجاب کیسری جالندھر۔ (اس اخبار نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور منارۃ المسیح کی تصویر بھی شائع کی) ۔ 8۔ روزنامہ اجیت سماچار جالندھر۔ 9۔ روزنامہ دینک جاگرن جالندھر۔ 10۔ روزنامہ جگ بانی جالندھر (اس اخبار نے بھی منارۃ المسیح کی تصویر شائع کی) 11۔ روزنامہ اجیت جالندھر۔ 12۔ روزنامہ پنجابی ٹربیون جالندھر۔ 13۔ روزنامہ اسپوکس مین چنڈی گڑھ۔ 14۔ روزنامہ چڑھدی کلا پٹیالہ۔ 15۔ روزنامہ دیش سیوک چنڈی گڑھ۔ 16۔ روزنامہ نواں زمانہ جالندھر۔

ان میں سے بعض اخبارات نے جلسہ سالانہ کے پروگراموں اور حضور انور کے خطاب کی کوریج کے علاوہ جماعت احمدیہ کی تاریخ پر آرٹیکل اور مضامین بھی لکھے۔ ان اخبارات میں سے صرف ایک اخبار روزنامہ ہند سماچار کے مختلف شہروں سے شائع ہونے والے ایڈیشن کی روزانہ کی تعداد 11 لاکھ ہے جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ میڈیا میں جو وسیع پیمانہ پر کوریج ہو رہی ہے اس سے ہندوستان کے لکھوکھہا لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ الحمدللہ۔

28 دسمبر 2005ء بروز بدھ:

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

مہمانوں کے خطابات

آج جلسہ سالانہ کا آخری دن تھا۔ جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس سے قبل درج ذیل مہمانوں نے سٹیج پر آکر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مختصر وقت میں جماعت کے کاموں اور خدمات کو سراہتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

1۔ جناب مہنت رام پرکاش داس، وائس پریذیڈنٹ انڈیا وشو ہندو پریشد۔

2۔ جناب سنت بابا درشن سنگھ۔ نمائندہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی۔

3۔ جناب سنت بابا فقیر چند صاحب آف سکھ بھڈونی ہماچل۔

4۔ جناب سرندر کمار صدر شوسینا کمیٹی۔

5۔ جناب انوراگ سود صاحب صدر سردھوم سد بھاؤنا کمیٹی۔

6۔ جناب پدم شری وجے کمار جی چوپڑہ۔ ایڈیٹر ہند سماچار وجگ بانی۔

7۔ جناب سنت بابا کشمیرا سنگھ جالندھر صدر سنت سماج پنجاب۔

8۔ جناب طاہر احمد صاحب ایم پی گھانا وڈپٹی منسٹر آف انرجی۔ (مکرم طاہر احمد صاحب مخلص احمدی ہیں اور غانا سے جلسہ میں شرکت کے لئے قادیان پہنچے تھے)۔

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کے لئے تین بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔ سٹیج پر مذکورہ بالا مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے مہمانوں سے گفتگو فرمائی اور تعارف حاصل کیا۔ مہمانوں نے اس موقع پر حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی اور حضور انور سے ملاقات کر کے بہت خوشی اور اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور کرسی صدارت پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نعروں کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ جو نعرے سامعین کی طرف سے لگائے جاتے ہیں ایک تو وہ موقع محل کے مطابق نہیں ہوتے۔ دوسرے ان کی آواز دب کررہ جاتی ہے۔ اس لئے مرکزی سطح پر سٹیج سے ہی موقع محل کے مطابق نعرے لگیں گے۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا جو قاری نواب احمد صاحب نے کی۔ بعدازاں عزیزا ندیم احمد خان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ۔

هر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

تعلیمی اسناد

اس کے بعد گزشتہ سالوں میں ہندوستان اور پاکستان میں تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔ بعض طلباء نے اس موقع پر خود اپنے سرٹیفکیٹ حاصل کئے جب کہ بعض طلباء اور جملہ طالبات کے سرٹیفکیٹ ان کے عزیزوں نے حضور انور کے دست مبارک سے حاصل کئے۔

تقسیم اسناد کی اس تقریب میں ہندوستان سے ایک طالبعلم اور پاکستان سے 98 طلباء وطالبات کے عزیزوں نے یہ سندات حاصل کیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ علمِ انعامی

تقسیم اسناد کی اس تقریب کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو گزشتہ دو سالوں میں دو مرتبہ بھارت کی مجالس میں اوّل آنے کی وجہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے علم انعامی عطا فرمایا۔

اختتامی خطاب

چار بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ احزاب کی آیت نمبر 41 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اس زمانہ میں جب کہ جماعت احمدیہ تقریباً تمام دنیا میں پھیل جانے کی وجہ سے اور میڈیا کی وجہ سے بھی اور گزشتہ گیارہ سال سے MTA کی وجہ سے بھی احمدیت کا تعارف اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں ہو چکا ہے۔ اور اگر کسی جگہ ان ذرائع سے تعارف نہیں ہوا تو غیر از جماعت مُلّاں نے ہمارے خلاف زہر اگل کر یہ تعارف کروا دیا ہے۔ اس کا فائدہ مُلّاؤں کو ہوا یا نہیں لیکن جماعت کی تبلیغ خوب ہو رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض ملکوں میں احمدیوں کے خلاف ظالمانہ سلوک ہوا ہے۔ اس کی رپورٹنگ میڈیا کی وجہ سے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ جاتی ہے۔ مغربی دنیا ہو یا دوسری دنیا کے ممالک ہر جگہ لوگ یہ جان گئے ہیں کہ مُلّاں احمدیت کے خلاف فضا قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں بھی مَیں دورہ پر جاؤں اخبار نویسوں کے علاوہ جن شخصیات سے بھی ملا ہوں وہ یہ ضرور پوچھتے ہیں کہ تمہارے میں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ دوسرے مسلمان کیوں تمہارے خلاف ہیں؟۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے خلاف جو لوگ ہیں ان میں سے اکثریت کو جماعت کے بارہ میں صحیح علم نہیں ہے۔ صرف مُلّاں کے پیچھے چلنے کی وجہ سے اختلاف رکھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم احمدیوں پر سب سے بڑا الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ ان سے بڑا اور آخری نبی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ سراسر جھوٹا الزام ہے جو احمدیوں پر لگایا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آج اگر کسی کو آنحضرت ﷺ کے مقام خاتم النبیین کی صحیح پہچان ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج اگر آنحضرت ﷺ کے حکموں پر کوئی چلنے والے ہیں تو احمدی ہیں۔ اور یہ سب اس وجہ سے ہے کہ قرآن مجید اور حدیث کی رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اس کا صحیح فہم وادراک عطا فرمایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ الزام کہ ہم آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے مخالفین اپنے خیال وزعم میں اس آیت کی روشنی میں کرتے ہیں جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ گزشتہ ایک سو سال سے زائد عرصہ سے ان لوگوں کو سمجھا رہی ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سمجھا رہے ہیں کہ دیکھو تم جو خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہو کہ ایسا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ خاتم کا مطلب مہر ہے اور یہ معنے ہر جگہ لغات سے ثابت ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ لوگ اب علمی بحث سے تنگ آ چکے ہیں۔ اپنے لٹریچر میں خاتَم اور خاتِم کی بحث میں پڑ گئے ہیں اور بعض جگہ تو قرآن کا ترجمہ کرتے ہوئے تحریف کر دی ہے کہ اس کا مطلب ہے ختم کرنے والا اور اب نبوّت ختم ہوگئی۔

حضور نے فرمایا کہ اس وقت مَیں یہ بیان کروں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی رُو سے آنحضرت ﷺ کے اس مقام کو کس طرح بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پس جان لے اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دے کہ نبی محدث ہوتا ہے اور محدّث نبی کی انواع میں سے ایک نوع کے حصول کی وجہ سے نبی بھی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اب نبوت میں سے اس کی ایک نوع باقی رہ گئی ہے اور وہ رؤیاء صادقہ اور مکاشفات صحیحہ کی اقسام میں سے مبشرات ہیں جو خاص خاص اولیاء پر نازل ہوتی ہیں۔ اور وہ نور ہے جو دردمند قوم کے دلوں پر اپنی تجلّی فرماتا ہے۔

پس اے کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرنے والے اور بصیرت رکھنے والے سُن! کیا اس سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ باب نبوّت کلّی طور پر بند ہے بلکہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایسی نبوّت جس میں صرف مبشرات ہوں وہ قیامت تک باقی ہے اور کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ اور تجھے اس بات کا علم ہے اور تو نے کتب حدیث میں یہ بھی پڑھا ہے کہ رؤیائے صالحہ نبوت تامہ کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ پھر جب رؤیائے صالحہ کا یہ مرتبہ حاصل ہے تو پھر وہ کلام کتنا عظیم ہوگا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے محدثین کے قلوب پر نازل کیا جاتا ہے۔ پس جان لے اللہ تعالیٰ تیری مدد فرمائے کہ ہمارے کلام کا ماحصل یہ ہے کہ نبوت جزئیہ کے دروازے ہمیشہ کے لئے کھلے ہیں اور اس نوع میں مبشرات اور منذرات آتی ہیں جو امور غیبیہ پر مشتمل ہوتی ہیں یا لطائف قرآنی اور علوم لدنی سے ان کا تعلق ہوتا ہے۔ لیکن نبوت کاملہ تامہ جو وحی کے تمام کمالات کی جامع ہے ہم اس کے منقطع ہونے پر اس دن سے ایمان لاتے ہیں جب سے یہ آیت قرآنی نازل ہوئی ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الاحزاب:41)۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ بالا اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات اسے سمجھ آئے گی جو کھرے اور کھوٹے میں تمیز رکھنے والا ہوگا، جو صاحب بصیرت ہوگا۔ ان بظاہر پڑھے لکھے لوگوں کی مخالفت کی وجہ یہ ہے کہ ان میں بصیرت ہی نہیں رہی۔ ان میں اتنی عقل ہی نہیں رہی کہ کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرسکیں۔ ان بظاہر پڑھے لکھے نام نہاد علماء سے تو وہ غریب اَن پڑھ دیہاتوں کے رہنے والے، بظاہر جاہل نظر آنے والے زیادہ صاحب فراست ہیں جنہوں نے اس نکتے کو سمجھا اور آنحضرت ﷺ کے مقام کو پہچانتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آئے۔

حضور نے فرمایا: نور فراست وبصیرت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے۔ پس مَیں ان لوگوں کو یہ کہتا ہوں کہ اگر نیک دل ہیں تو احمدیوں کے خلاف شور شرابا کرنے کی بجائے عقل استعمال کرتے ہوئے، خدا کا خوف دل میں رکھتے ہوئے، خداتعالیٰ کے آگے جھکیں، اس سے مدد مانگیں۔ کم علم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی بجائے اگر دل میں خوف خدا ہے تو پھر اس بات کی تلقین کریں کہ زمانہ اس بات کا متقاضی ہے کہ مسیح ومہدی اور کسی مصلح کا نزول ہو اور اس زمانے میں ایک دعویدار بھی موجود ہے۔ اللہ سے یہ دعا مانگیں کہ تو ہماری رہنمائی فرما تا کہ ہم بھٹکے ہوؤں میں شمار نہ ہوں اور تیرے غضب کی پکڑ میں نہ آئیں۔ ہم سے یہ سوال نہ ہو کہ جب میرا بھی حکم تھا اور آنحضرت ﷺ نے بھی واضح طور پر فرما دیا کہ جب آنے والا آئے تو اسے میرا اسلام پہنچانا تو کیوں نہ مانا۔ پس اس طرح جب مسلمان دعا کریں گے اور اللہ سے رہنمائی مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ نیک نیتی سے دعا مانگنے والوں کی رہنمائی بھی فرماتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عام طور پر یہ نظریہ علماء کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ آئیں گے۔ ایک تو یہ علیحدہ مسئلہ ہے کہ وہ زندہ ہیں یا نہیں۔ ہم تو بہرحال ان کو فوت شدہ تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ ان لوگوں کے نظریات کے مطابق دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو کیا وہ نبی نہیں ہوں گے۔

حضور نے فرمایا: یہ تو زیادہ توہین ہے آنحضرت ﷺ کی کہ آپ کی نبوت کو اختتام تک پہنچانے کے لئے آپ کی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

امت میں سے تو کوئی اس قابل نہ ٹھہرے اور بنی اسرائیل کے ایک نبی کی خدا کو مدد لینی پڑے۔ گویا خداتعالیٰ بھی مجبور ہوگیا کہ اُمت مسلمہ میں کسی کو یہ اعزاز نہ بخش سکا گو وہ کتنا ہی **نیک اور خدا کے آگے جھکنے والا ہو۔**

حضور انور نے فرمایا: یہ نہ صرف آنحضرت ﷺ کی توہین ہے بلکہ خداتعالیٰ کی صفات کا بھی انکار ہے۔ اس طرح خداتعالیٰ کے انکار کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں۔ ایسے لوگ ہوش کے ناخن لیں۔ سوچیں، سمجھیں اور بلاوجہ مسلمانوں کو ابتلاء میں نہ ڈالیں۔

حضور انور نے اس تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں اس قسم کے نظریات مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھا کر عیسائی پہلے بھی سرگرم رہے اور اب بھی **دوبارہ سرگرم** ہوئے ہیں اور اب دنیا میں ان کے حملوں کی بھرمار ہو رہی ہے۔ پس اگر آج مسلمان اپنا اسلام زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو سوائے خاتم الانبیاء کے عاشق صادق کے پیچھے چلنے کے اور کوئی راستہ نہیں۔ اس لئے اس مسیح و مہدی کی دشمنی کو چھوڑ دیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش کرنے کے بعد فرمایا: یہ ہے مقام ختم نبوت اور یہ ہے اس کامل شریعت کا کمال جو آنحضرت ﷺ پر اتری کہ اس کی پیروی کے نتیجہ میں بھی وحی و الہام ہوتا ہے ورنہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پھر ہم میں اور دوسروں میں فرق کیا رہ گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ غور کریں، انتظار کرتے کرتے اپنی عمریں ضائع نہ کریں اور آنے والے کو آنحضرت ﷺ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے مان لیں تا کہ اللہ کے حضور جب حاضر ہوں تو سرخرو ہو سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ہی مسلمان مقام ختم نبوت کو اپنے دلوں میں بٹھا رہے ہوں گے۔ ایک ایسے شخص کو مان رہے ہوں گے جو امتی ہے اور آنحضرت ﷺ کا عاشق صادق ہے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبوت کے اعزاز سے مشرف ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جو دولت آپ کے گھر میں موجود ہے اس کو چھوڑ کر دوسرے کے گھر کو اس سے کمتر چیز لینے کے لئے کیوں دیکھتے ہیں۔ وہ چشمہ جو تمہارے گھر میں موجود ہے اس سے اپنی پیاس بجھاؤ بلکہ غیروں کو بھی اس طرف لاؤ بجائے اس کے کہ ایسے سراب کی طرف دوڑا جائے جس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے زندگیاں ختم ہو جاتی ہیں اور کچھ نہیں ملتا۔

حضور نے فرمایا: آج ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام دنیا میں ہماری آواز پہنچتی ہے۔ پس چاہئے کہ سب مسلمان اس چشمہ سے فیض پائیں جو آنحضرت ﷺ کے عشق کی وجہ سے خداتعالیٰ نے جس کو فیض کا منبع ٹھہرایا ہے اور اپنا محبوب بنایا ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اور اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ آنحضرت ﷺ کا مقام اور فیضان ہے کہ آپ کے پیچھے چل کر، فنا ہو کر، اللہ تعالیٰ کا محبوب بن کر انسان اس انعام سے بھی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ جبکہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے پیشگوئی بھی موجود ہے۔ اور ایسی نبوت کا دعویٰ کرنے والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات بھی موجود ہیں، نظر آ رہی ہیں۔ سچا دعویٰ خود بولتا ہے اور گزشتہ سو سال سے زائد جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ اس کو دیکھ کر اب تو مسلمان ہوش میں آئیں۔ اتنا عرصہ گزر گیا ہے اور یہ جماعت اللہ کے فضل سے ترقی پر ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اس عرصہ میں کئی جھوٹے دعویدار پیدا ہوئے ان کا کیا حشر ہوتا رہا ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اور اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا: یہ بتائیں کہ کیا توہین رسالت بلکہ اللہ تعالیٰ کی توہین کے یہ مجرم ٹھہرتے ہیں یا احمدی۔ بہرحال قرآن کریم میں کئی آیات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ صرف نبی آ سکتا ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کی امت میں سے ہی نبی کا آنا آپ کے مقام کو اور اونچا کرتا ہے نہ کہ کم۔

حضور نے فرمایا: یہ مخالفین ہیں نبوت کی توہین کرنے والے۔ کیا آج کل جو امت کے حالات ہیں ان پر نظر رکھتے ہوئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ آپ کے ساتھ ہے۔ یا یہ چیزیں احساس دلاتی ہیں کہ اللہ کے حضور رو رو کر دعائیں کریں۔ بجائے اس کے کہ غیروں کے آگے جھک رہے ہوں، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔

حضور انور نے فرمایا: دیکھیں آپ سب جو اس وقت میرے سامنے یہاں بیٹھے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے، یہ باتیں آج میں نے صرف غیروں کے سنانے کے واسطے نہیں کیں بلکہ آپ کے لئے بھی ہیں۔ اپنے مقام کو سمجھیں اور اپنے اندر اور اپنی نسلوں کے اندر وہ معیار قائم کرتے جائیں کیونکہ آج آپ احمدی ہیں جنہوں نے اس خاتم النبیین کے مقام کو پہچانا ہے۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے اس مقام سے دوسروں کو بھی آشنا کرنا ہے۔ اپنی عبادتوں کے وہ اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں جو اس خاتم الانبیاء نے کئے اور جس کے نمونے ہمیں اس کے غلام صادق نے دکھا کر ہم سے توقع کی کہ ہم بھی اس سنت پر چلیں۔

حضور نے فرمایا: پس آپ ہی ہیں جنہوں نے اس خاتم النبیین اور محسن انسانیت کے صلح و آشتی اور محبت کے پیغام کو مشرق میں بھی پہنچانا ہے اور مغرب میں بھی پہنچانا ہے اور شمال میں بھی پہنچانا ہے اور جنوب میں بھی پہنچانا ہے اور تمام دنیا کے ہر انسان کو اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کروانے کے لئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑنا۔ اگر آج ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اس ذمہ داری کو نہ سمجھا تو وہ بھی ان لوگوں کی صف میں کھڑا ہوگا جنہوں نے باوجود امتی ہونے کے دعوے کے اس مقام ختم نبوت کو نہیں پہچانا۔ اس غلام صادق کو جس نے اس ہستی سے نبیوں کے سردار کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کا بیڑ اٹھایا تھا اس کا غلام ہونے کے بعد اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا۔ اگر ہم یہ کام نہیں کریں گے تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق یہ کام کر رہا ہے اور پہنچا رہا ہے۔ اور آج اللہ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے تک یہ پیغام پہنچ چکا ہے۔ لیکن ہم اگر اس سے بے اعتنائی برتتے رہے، توجہ نہ کی تو ان برکات سے فیضیاب نہیں ہو سکیں گے جن برکات کا وعدہ ہے۔ اللہ ہر احمدی کو ہمیشہ ان برکات سے فیضیاب کرتا چلا جائے۔

خداتعالیٰ آپ کو اس جلسہ کی برکات سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ اس روحانی ماحول میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو جھولیاں آپ نے بھری ہیں اللہ کرے یہ ہمیشہ بھری رہیں۔ آپ کی نسلیں بھی اس سے فیض پاتی رہیں۔ اللہ کرے آپ سب ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دعاؤں کے وارث بنتے رہیں۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری ستر ہزار ہو چکی ہے جبکہ گزشتہ سال جلسہ سالانہ کی حاضری 32 ہزار تھی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے نو مبائعین کی طرف تشریف لے گئے جو جلسہ گاہ کے احاطہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ نو مبائعین نے بھی اپنے ہاتھ بلند کئے اور خوشی کا اظہار کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے پرجوش نعرے لگاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بچیوں نے گروپس کی صورت میں کورس کی شکل میں دعائیہ نظمیں پڑھیں۔

سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ سے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم محمد انعام غوری صاحب، ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے تیس نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت نکاحوں کی اس تقریب کے دوران تشریف فرما رہے۔

اجتماعی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ سے دار المسیح تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق مسجد اقصیٰ میں اجتماعی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات نو بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران تین ہزار سے زائد افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی بنتی رہیں۔ احباب ایک قطار کی صورت میں باری باری حضور انور کے پاس تشریف لاتے، سلام عرض کرتے اور شرف مصافحہ حاصل کرتے اور دعا کے لئے عرض کرتے۔ حضور انور بھی ازراہ شفقت بعض احباب سے گفتگو فرماتے۔

ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کے اس **تاریخی جلسہ** سالانہ کی حاضری 70 ہزار تک پہنچی ہے اور ہندوستان کی تاریخ میں یہ کسی جلسہ کی سب سے زیادہ حاضری ہے۔ قادیان کی اس بستی میں 1891ء میں جلسہ سالانہ کا آغاز صرف 75 افراد کے ساتھ ہوا تھا اور آج اس پیاری بستی میں ہونے والے جلسہ میں 70 ہزار احباب شریک ہوئے۔ اور یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا تھا کہ يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَيَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ' کہ لوگ دور دور کے راستوں سے تیرے پاس آئیں گے۔ قادیان کے اس تاریخی جلسہ سالانہ میں جہاں ہندوستان کے تمام صوبوں کے دور دراز علاقوں سے تین تین چار چار دن کا ہزار ہا کلومیٹر کا سفر طے کر کے لوگ قادیان پہنچے۔ وہاں پاکستان سے پانچ ہزار سے زائد افراد پر مشتمل کئی قافلے پاکستان کی مختلف جماعتوں سے لمبے سفر طے کر کے قادیان پہنچے۔

ہندوستان سے باہر پاکستان کے علاوہ دنیا کے درج ذیل 45 ممالک سے اڑھائی ہزار سے زائد احباب دنیا کے کناروں سے جوق در جوق قادیان پہنچے۔

امریکہ، کینیڈا، فرانس، جرمنی، ناروے، بلجیم، انگلستان، سپین، آئرلینڈ، سویٹزرلینڈ، ڈنمارک، سویڈن، ہالینڈ، سعودی عرب، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، برونائی، سنگاپور، ملائشیا، ماریشس، کینیا، تنزانیہ، یوگنڈا، زیمبیا، غانا، نائیجیریا، ساؤتھ افریقہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، عمان، کویت، شارجہ، ابوظبی، دوبئی، شام، کبابیر، بھوٹان، نیپال، برما، سری لنکا، جاپان، رشیا اور قرغیزستان۔

پریس اور میڈیا میں کوریج

پریس اور میڈیا میں حضور انور کے خطابات کی کوریج کا سلسلہ جاری ہے۔ آج درج ذیل اخبارات نے اپنی 28 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور اور جلسہ کے مناظر کی تصویر کے ساتھ حضور انور کے لجنہ سے خطاب کے بعض حصے شائع کئے۔

1۔ روزنامہ ہند سماچار (جالندھر) 2۔ Hindustan Times 3۔ روزنامہ اجیت سماچار 4۔ روزنامہ پنجاب کیسری 5۔ روزنامہ اتم ہندو (جالندھر)، 6۔ روزنامہ امر اجالا (جالندھر)، 7۔ روزنامہ دینک جاگرن (جالندھر) 8۔ روزنامہ پنجابی ٹریبیون (چندی گڑھ) 9۔ روزنامہ اسپوکس مین (چندی گڑھ)، 10۔ روزنامہ جگ بانی (جالندھر)، 11 روزنامہ اجیت (جالندھر)، 12۔ روزنامہ دیش سیوک (چندی گڑھ)، 13۔ روزنامہ چڑھدی کلا (پٹیالہ)۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ضروری گزارش

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر اوّل تحریک جدید کے بند کھاتے جاری کروانے کی تحریک فرمائی ہوئی ہے۔ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مخلصین جماعت اپنے بزرگ مرحومین کی طرف سے اپنی جماعتوں میں تحریک جدید کا چندہ ادا کر رہے ہیں۔ لیکن مرکز میں اس کی اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے متعلقہ کھاتوں میں اندراج نہ ہونے کے باعث یہ کھاتے بند متصور ہو رہے ہیں۔ اس لئے گزارش ہے کہ جو بھی مخلصین اپنے بزرگوں کی طرف سے ادائیگیاں کر رہے ہیں یا کر چکے ہیں اس کی اطلاع ضروری تفصیلات کے ساتھ وکالت مال لندن میں بھجوا دیں تا کہ ربوہ کے ریکارڈ میں ادائیگیوں کا اندراج کروایا جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَدُّوْا زَكٰوتَكُمْ

(اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)

منجانب

طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ملکی رپورٹیں

لجنات اماء اللہ بھارت کے تحت جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا انعقاد

کانپور:: مؤرخہ ۲۲ جنوری کو لجنہ اماء اللہ کانپور نے زیر صدارت مکرمہ یاسمین خلیل صاحبہ جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مختلف عنوانات کے تحت چھ تقاریر ہوئیں۔ ۱۸ ممبرات نے شرکت کی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا اور لجنہ و ناصرات کی ممبرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اسی دن ناصرات الاحمدیہ کانپور نے بھی جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا۔

کو ٹمبی:: مؤرخہ ۶ نومبر ۰۵ء کو لجنہ اماء اللہ کو ٹمبی نے جلسہ سیرت النبی زیر صدارت مکرمہ سیدہ امۃ القیوم صاحبہ منعقد کیا۔ تلاوت، عہد، احادیث اور نظم کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی سیرت پر ۳ مضمون پڑھے گئے اس جلسہ میں ۲۰ ممبرات نے شرکت کی اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دیودرگ:: مورخہ ۲۰/اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ دیودرگ نے مکرمہ صدر صاحبہ دیودرگ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا۔ تلاوت عہد اور نظم کے علاوہ ۴ مضمون پڑھے گئے۔ اس جلسہ میں ۱۰ ممبرات نے شرکت کی اور جلسہ کے اختتام پر دعا کے بعد شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

محمود اباد:: مورخہ ۱۹ نومبر ۰۵ء کو لجنہ اماء اللہ محمود اباد نے جلسہ سیرت النبی ﷺ مسجد میں منعقد کیا۔ جس میں لجنہ و ناصرات کی بہت سی ممبرات نے شرکت کی۔ جلسہ میں تلاوت اور نظم کے علاوہ ۶ تقاریر ہوئیں اور ایک ترانہ بھی پڑھا گیا اور ممبرات میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بھدرواہ:: مورخہ ۱۱ نومبر ۰۵ء کو بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ بھدرواہ نے مکرمہ شہادت بیگم صاحبہ ملک کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا۔ تلاوت اور نظم کے علاوہ سیرت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر تقریر ہوئی۔ اس جلسہ میں ۱۶ ممبرات نے شرکت کی اور بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دہلی:: ۲۰ نومبر ۰۵ء کو لجنہ اماء اللہ دہلی نے زیر صدارت مکرمہ بشریٰ ابرار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دہلی جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا۔ اس جلسہ میں تلاوت اور نظم کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر ۵ تقاریر کی گئیں۔ اس میں ممبرات کی حاضری ۵۰ فی صدرہی اور ۴ غیر احمدی ممبرات بھی شامل ہوئیں اور جلسہ کے اختتام پر دعا کے بعد شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ دہلی نے بھی جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا۔ جس میں تلاوت کے علاوہ ۲ تقاریر ہوئیں اور اس جلسہ میں ناصرات کی حاضری ۱۰۰ فیصد رہی۔

قادیان:: ۱۳ نومبر ۰۵ء کو لجنہ اماء اللہ قادیان نے زیر صدارت مکرمہ طیبہ صدیقہ ملک صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان جلسہ منعقد کیا۔ اس جلسہ میں تلاوت، احادیث۔ نظم اور نعت کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر ۳ تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ میں ۲۱۸ ممبرات شامل ہوئیں اور دعا کے بعد جلسہ کی کاروائی اختتام کو پہنچی۔

برہ پورہ:: ۱۱ نومبر ۰۵ء کو لجنہ اماء اللہ برہ پورہ نے جلسہ سیرت النبی ﷺ زیر صدارت مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ برہ پورہ منعقد کیا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر ۴ تقاریر ہوئیں اور ترانہ بھی پیش کیا گیا۔ اس جلسہ میں ممبرات لجنہ کے علاوہ ۳۰ غیر احمدی ممبرات بھی شامل ہوئیں، جلسہ کے اختتام پر دعا کے بعد شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

جے پور:: مورخہ ۹ نومبر ۰۵ء کو لجنہ اماء اللہ جے پور نے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے علاوہ ۳ تقاریر ہوئیں اور نعت بھی پڑھی گئی اس جلسہ میں ۷ ممبرات اور ۳ بچے شامل ہوئے۔

برونی:: ۲۱/اکتوبر ۰۵ء کو لجنہ اماء اللہ برونی نے جلسہ سیرت النبی ﷺ زیر صدارت مکرمہ ماہ طلعت عارف صاحبہ منعقد کیا۔ جسمیں تلاوت اور نظم کے علاوہ ۵ تقاریر ہوئیں اور اس جلسہ میں بہت سی غیر احمدی ممبرات نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر دعا کے بعد شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ (امۃ الشافی رومی قادیان)

قادیان میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

۲۰ فروری کو مسجد اقصیٰ قادیان میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ شایان شان طریق پر نو بجے منعقد کیا گیا۔ جسکی صدارت مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔ مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے تلاوت کی اور ترجمہ سنایا عزیز کے راشد احمد متعلم جامعہ احمدیہ نے مکرم روشن دین تنویر صاحب کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعدہ مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے پیشگوئی کا پس منظر اور متن سنایا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت وسوانح پر مکرم منور احمد نوری صاحب آف لندن نے تقریر کی۔ بعدہ مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا دعائیہ منظوم کلام سنایا۔

آخری تقریر مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت قادیان نے حضرت مصلح موعودؓ کے علمی کارنامے'' عنوان پر کی

آخر پر صدر اجلاس نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے بعض پہلو بیان کئے۔

بدر میں اشتہار دیکر اپنے تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

غیر ملکی رپورٹیں

﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾(التوبۃ:18)

یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں Sonoli کے مقام پر نوتعمیر شدہ مسجد ''مسجد مہدی'' کا بابرکت افتتاح

(رپورٹ: شکیل احمد خان ۔ مبلغ سلسلہ یوگنڈا)

یوگنڈا کے شمال میں امبالے سے چوبیس کلومیٹر جانب مشرق Sonoli کے مقام پر نوتعمیر شدہ، خوبصورت مسجد کا بابرکت افتتاح مورخہ 13/نومبر 2005ء کو مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا نے کیا۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد علاقہ کے پہلے احمدی مکرم طٰہٰ نابینڈے صاحب نے 12/مارچ 2005ء کو رکھا تھا۔ مکرم طٰہٰ صاحب نے 1962ء میں 20 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی۔ قبول احمدیت کے بعد انہوں نے پرجوش داعی الی اللہ کا کردار ادا کیا اور مرکزی مبلغین کے ساتھ مل کر امبالے کے علاقہ میں جماعتیں قائم کیں۔ ان ہی کے ذریعہ مکرم سلیمان مفابی صاحب (Solemon Mafabi) نے دس سال کی عمر میں 1978ء میں عیسائیت کو ترک کر کے احمدیت قبول کی۔

مکرم سلیمان مفابی صاحب نے ہی یہ مسجد اپنے ذاتی خرچ پر 20 ملین یوگنڈن شلنگ میں تعمیر کروائی۔ مکرم سلیمان صاحب نے گیارہ سال کی عمر میں یہ عزم کیا تھا کہ اگر خدا نے مجھے توفیق دی تو میں ایک خوبصورت مسجد بنواؤں گا۔ 1980ء میں رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک خواب کے ذریعہ انہیں مشکلات سے نجات اور مالی وسعت کی نوید ملی۔ اس کے بعد ان کی مالی حالت دن بدن بہتر ہونے لگی۔ 2003ء میں بذریعہ خواب انہیں اپنے وعدے کے ایفاء کی طرف توجہ دلائی گئی جس کے بعد انہوں نے مسجد کے لئے زمین خریدی اور 2005ء میں تعمیر شروع کروا دی۔ اس مسجد کی تعمیر میں درج ذیل احباب نے نمایاں حصہ لیا ہے۔

مکرم ایوب وزیرا صاحب، مکرم طٰہٰ نابینڈے صاحب، مکرم ہارون موڈیبو صاحب اور مکرم ابوبکر نابینڈے صاحب۔

تقریب افتتاح مسجد مہدی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا نام ''مسجد مہدی'' عطا فرمایا۔ اس مسجد کا ہال 42x27 اور برآمدہ 42x9 فٹ پر مشتمل ہے۔ اس میں سو سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ بجلی کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے سولر سسٹم (Solar System) کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ مسجد امبالے زون کی جماعت بومایامبا (Bumayamba) میں واقع ہے۔ یہ جماعت 1985ء میں قائم ہوئی تھی۔ قبل ازیں اس جماعت میں ایک چھوٹی سی ناپختہ مسجد تھی جو علاقہ کے احمدی احباب کے لئے ناکافی تھی۔

13/نومبر 2005ء کو مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب نے دعا کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا۔ اس تقریب میں مرکزی مبلغین کے علاوہ احباب جماعت اور غیر از جماعت کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ علاقے کے معززین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ سب سے پہلے مہمانوں میں سے LC-1 نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مکرم سلیمان مفابی صاحب، جنہوں نے یہ مسجد اپنے خرچ پر بنوائی تھی اپنا تعارف کروایا اور مسجد کی تعمیر کا پس منظر بیان کرتے ہوئے اس مسجد کی رجسٹری کے کاغذات مکرم امیر صاحب کی خدمت میں پیش کئے۔ اس کے بعد مرکزی و زونل مبلغین اور امبالے زون کے ابتدائی احمدیوں کا تعارف کروایا گیا۔

مہمانوں میں علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ مکرم ناندیلہ مفابی صاحب نے اپنا پیغام بھجوایا جس میں انہوں نے مسجد کی تعمیر پر نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ بعدازاں مکرم محمد علی کائرے صاحب، مکرم سلیمان سویانہ صاحب اور مکرم اسماعیل مالاگالا صاحب نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم سلیمان مفابی صاحب کے والد صاحب جنہوں نے ایک سال قبل احمدیت قبول کی تھی کا بھی تعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا جس کے آخر پر 25 افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

تقریب کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے مسجد کی تعمیر کی حقیقی غرض و غایت بیان کی اور دعا کروائی۔

اس موقع پر حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں 16 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی اور 431 افراد نے شرکت کی۔ اس تقریب کی کچھ جھلکیاں یوگنڈا ٹیلی ویژن پر بھی دکھائی گئیں۔ نیز ریڈیو اور اخبار نے بھی کوریج دی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو علاقہ کے لئے بابرکت اور مرجع خلائق بنائے آمین۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

افسوس محترم چوہدری حکیم بدرالدین صاحب عامل بھٹہ
درویش قادیان وفات پاگئے

افسوس مکرم چوہدری حکیم بدر الدین صاحب عامل بھٹہ درویش قادیان مختصر علالت کے بعد مورخہ 5فروری 2006ء کو فورٹس ہسپتال امرتسر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ 15 جون 1927 کو چک 438 جی بی لائل پور (حال فیصل آباد پاکستان) میں مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب بھٹہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کا شجرہ نسب شاہ عبداللطیف بھٹائی سے جاملتا ہے اس لئے یہ اپنے نام کے ساتھ بھٹہ لکھتے تھے۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے اس خاندان کے بزرگ پیر کہلاتے تھے۔ لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے آپ کے والد صاحب کے چچازاد بھائی چوہدری حکیم احمد دین صاحب صحابیؓ نے سنا کہ قادیان میں ایک شخص نے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو وہ قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کی اور اسی وقت بیعت کرلی واپس لاہور شاہدرہ آکر اپنے خاندان میں اعلان کیا کہ میں نے امام مہدی کی بیعت کرلی ہے اور آپ سب بھی سوچ سمجھ لیں۔ آپ کی مسلسل تبلیغ کے نتیجہ میں خاندان کی چند فیملیوں نے مل کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور خلافت میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی اور پیری مریدی چھوڑ دی۔ مکرم عامل صاحب کے تایا حضرت حکیم احمد دین صحابیؓ طب جدید کے موجد تھے اس طرح پورا خاندان حکیموں کا خاندان مشہور ہوگیا۔ عامل صاحب نے اپنے بہنوئی حکیم مختار احمد صاحب سراج الاطباء سے حکمت کا علم حاصل کیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر 313 درویشان میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ اس وقت کے ہنگاموں میں اجناس اکٹھا کرنے کی ڈیوٹی انجام دی اور بہترین کارکردگی کی وجہ سے آپ کو اس کام کا نگران مقرر کردیا گیا۔ جب حالات کچھ سازگار ہوئے تو آپ جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر فائز ہوئے اور 20 سال سے زائد عرصہ تک خدمت سرانجام دی کئی سال تک قادیان کی میونسپلٹی میں کمشنر رہے۔ 1953ء میں آپ نے ادیب فاضل بھی کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر مضافات قادیان میں جب تبلیغی سلسلہ کی مہم شروع ہوئی تو آپ نے بہت حد تک ذاتی دلچسپی سے اس سلسلہ میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں اور متعدد مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا اور ہر طرح دلجوئی کی۔

مختلف جماعتی عہدوں پر آپ کو خدمت کی سعادت ملی اور تادم آخر آپ خدمت پر فائز رہے۔ افسر لنگر خانہ، نائب افسر جلسہ سالانہ، ممبر تحریک جدید، ممبر وقف جدید، ممبر الاٹمنٹ کمیٹی، ممبر آبادی کمیٹی، قاضی سلسلہ احمدیہ، نائب ناظم وقف جدید کے علاوہ قائمقام وکیل اعلیٰ، قائمقام صدر مجلس تحریک جدید کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔

ماہر طبیب ہونے کی وجہ سے آپ کے پاس بہت سے مریض آتے ان سے ہمدردی اور دلجوئی کرتے غریبوں کو مفت ادویات دیتے۔ بلاشبہ آپ نافع الناس اور صائب الرائے وجود تھے احمدیہ چوک میں طب جدید کے نام سے مطب چلاتے تھے علمی ذوق کے ساتھ ساتھ لکھنے کا بھی قدرتی ملکہ آپ کو عطا ہوا تھا۔ نہایت ذہین انسان تھے۔ تاریخی واقعات کا آپ کو بہت علم تھا۔ آپ نے درویشان کے حالات پر مشتمل "وہ پھول جو مرجھاگئے" کا سلسلہ جاری رکھا 1944 میں آپ کی شادی مکرمہ معراج سلطانہ صاحبہ سے ہوئی۔ تقسیم ملک کے وقت آپ پاکستان چلی گئیں۔ اور سات سال بعد آپ قادیان واپس آئیں۔ لمبا عرصہ تک اولاد نہ ہونے کی وجہ سے بھائی کی بیٹی بشریٰ شہزادی کو گود لیا۔ شادی کے 19 سال بعد آپ کے ہاں حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں سے معجزانہ طور پر ایک بیٹی طاہرہ شوکت پیدا ہوئیں جو آج کل امریکہ میں اپنے خاوند مکرم محمد انور جاوید صاحب کے ساتھ مقیم ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گذار اور غریب پرور انسان تھے۔ آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں بعد نماز مغرب پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ درویشان میں تدفین عمل میں آئی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور سوگوار بیوہ بچگان اور عزیز واقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

افسوس مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر
درویش قادیان وفات پاگئے

افسوس مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش ابن مکرم نور احمد صاحب باورچی درویش مختصر علالت کے بعد 19 جون 2006ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ 30 نومبر 1923ء کو قادیان میں پیدا ہوئے پانچویں کلاس تک تعلیم حاصل کی۔ اور قادیان میں ہی تعلیم و تربیت کا زمانہ گذارا تقسیم ملک کے وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر درویشی کی سعادت حاصل کی اور مختلف دفاتر اور لنگر خانہ میں خدمت سرانجام دی۔ آپ کو قادیان کا مقامی باشندہ ہونے کی وجہ سے گردو پیش اور قادیان کی پرانی آبادی سے کافی واقفیت اور تعارف تھا اور باہر سے آنے والے مہمانوں کو ساتھ لے جاکر ان جگہوں سے واقف کراتے۔ آپ کے غیر مسلم احباب سے بھی دوستانہ تعلقات تھے جو آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور آپ کی بات کی قدر کرتے۔

تقسیم ملک کے وقت اور بعد میں جو خدمات کیں اور ایثار وقربانی کا بہترین نمونہ دکھایا اس پر مکرم نگران درویشان نے خوشنودی اور مبارک باد کے خط محررہ 1950ء میں لکھا۔

"خدا تعالیٰ کے انتہائی فضل وکرم اور اس کی بخشی ہوئی توفیق کے ساتھ آپ نے میرے قائمقام نگران اور نگران کے ایام میں میرے ساتھ مسلسل دو سال ماہ کم اپریل 1948 تا 31 مارچ 1950 درویشانہ زندگی بسر کرکے جس تعاون اخوت اور اخلاص کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے اس کیلئے میں آپ کا شکر گذار ہوں اور میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں اور بارگاہ ایزدی میں ملتجی ہوں کہ رب العزت آپ کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور آپ کو احمدیت کیلئے بیش از بیش خدمات کی توفیق بخشے۔"

آپ نے درویشی کا سارا عرصہ نہایت صبر وشکر اور سادگی سے گذارا اور جو کام بھی آپ کے سپرد ہوا خندہ پیشانی سے سرانجام دیا۔ فروری 1954 میں آپ کی شادی مکرمہ انیسہ خاتون صاحبہ بنت مکرم سلیم احمد صاحب آف امروہہ سے ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو نعمت اولاد سے نوازا۔ آپ کے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ چھوٹے بیٹے کے علاوہ باقی سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے آپ بلند آواز اور خوش الحان تھے اور عموماً "ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ" والی نظم پڑھتے جس سے سامعین پر خاص اثر ہوتا۔ اسی طرح جس تقریب میں شامل ہوتے دعا کے آغاز۔ اختتام پر اور اھلاً وسھلاً ومرحبا بلند آواز سے ادا کرکے حاضرین کو دعا میں شامل ہونے کی اطلاع دیتے۔

جولائی 2005ء میں قادیان کے درویشان کے نمائندگان کے طور پر جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہوئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ اسی طرح قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی سٹیج پر بیٹھ کر تینوں دن جلسہ سنا اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات اور مصافحہ کا شرف حاصل ہوا حضور سے مل کر آپ کو نہایت خوشی اور اطمینان حاصل ہوا۔

جلسہ سالانہ 2005 کے بعد ایک مہمان کو ایک مکان دکھانے کیلئے اسٹیشن تک چل کر گئے واپسی پر گر کر گھٹنے پر چوٹ لگ گئی جس سے چلنا مشکل ہوگیا حضور انور سے ملاقات کے دوران اپنی اس تکلیف کا اظہار کیا تو حضور نے فرمایا انشاء اللہ آپ ٹھیک ہوجائیں گے چنانچہ دوسرے دن آپ کی یہ تکلیف دور ہوگئی اور چلنے پھرنے کے قابل ہوگئے لیکن سردی لگ جانے سے طبیعت نہ سنبھل سکی اور مختصر علالت کے بعد 19 جنوری 2006ء کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

20 جنوری کو صبح 10 بجے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد قطعہ درویشان میں آپ کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور سوگوار بیوہ اور بچگان نیز جملہ عزیز واقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Availables
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact: Deco Builders
Bharath Mosaic Tiles
Shop No, 16, EMR Complex,
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad -76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
ALIAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)

Available :
Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on HIre basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

اقوامِ متحدہ کی تائید کے بغیر بھی
ایران کے خلاف تعزیری پابندیاں جاری رکھی جائیں گی

امریکی ترجمان کا بیان

امریکی دفتر خارجہ کے پرنسپل ڈپٹی اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ کرٹ وولکر نے امریکی دفتر خارجہ سے جاری ہونے والے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ ڈپلومیسی کے ذریعہ ایران پر پابندیوں کے حق میں ہے لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہوتو اقوام متحدہ کی تائید کے بغیر بھی امریکہ ایران کے خلاف تعزیری پابندیاں جاری رکھنے کے حق میں ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ جوہری توانائی ایجنسی (IAEA) کی اگلی میٹنگ سے پہلے جو مارچ میں ہوگی کوئی تعزیری کارروائی نہیں کی جائے گی۔ ایسا ہی بیان اس سے قبل امریکی وزیر دفاع بھی دے چکے ہیں۔ دوسری طرف ایران کے مذہبی لیڈروں نے فتویٰ جاری کر کے ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کی اجازت دے دی ہے۔

پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں خانہ جنگی کی سی کیفیت

پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں ماہ دسمبر سے تشدد میں کافی تیزی آگئی ہے۔ پاکستانی فوجی امریکی افواج کے ساتھ ملکر یہاں طالبان اور القاعدہ کے اڈوں کو تباہ کررہے ہیں۔ ردّعمل کے طور پر بلوچ قوم پرستوں نے یہاں کے تعمیری نظام کو درہم برہم کررکھا ہے۔ اب تک کم از کم ۴ مرتبہ گیس پائپ لائن اڑا دی گئی ہے۔ بھیڑ بھاڑ والے علاقوں میں بم دھماکے کئے جارہے ہیں اس ماہ کے پہلے ہفتے میں ایک بس میں دھماکے کی وجہ سے ۱۳ افراد ہلاک ہوگئے۔ بلوچی انتہا پسندوں کا کہنا ہے کہ انہیں اس علاقے میں خودمختاری اور تیل اور گیس کے فوائد ترجیحی بنیادوں پر ملنے چاہئیں۔

توہین آمیز کارٹون کی اشاعت پر امریکی صدر جارج ڈبلیو بُش کا بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز کارٹون کی اشاعت پر دنیا بھر میں احتجاج اور مظاہرے ہوئے۔ پاکستان میں لاہور، اسلام آباد، کراچی، راولپنڈی وغیرہ شہروں میں مظاہرین نے زبردست توڑ پھوڑ کی۔ غیر ملکی املاک ودفاتر پر حملہ کیا اسمبلی کے باہر کھڑی گاڑیوں کے شیشے توڑ ڈالے۔ نارویجن موبائل فون کمپنی پر دھاوا بول کر کمپیوٹر اور موبائل فون لوٹ کر بھاگ گئے۔ دوسری طرف مڈل ایسٹ کے ممالک میں بھی تشدد آمیز مظاہرے ہوئے۔ بیروت میں ڈنمارک کے سفارتخانے پر حملہ کیا گیا۔ بنکاک میں ۴۰۰ مسلمانوں نے ڈنمارک کے جھنڈے کو نذرِ آتش کیا۔ مراکو میں ۴۰۰۰ مسلمانوں نے جلوس نکالا۔

ان تشدد آمیز مظاہروں پر امریکی صدر جارج ڈبلیو بُش نے ڈنمارک کے وزیر اعظم سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اسے آزادیٔ پریس پر چوٹ قرار دیا ہے۔ مسٹر بُش نے ڈنمارک کے وزیر اعظم سے ٹیلی فون پر بات کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو چاہئے تھا کہ بجائے تشدد کے بات چیت کا راستہ اپناتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ پریس کی آزادی پر یقین رکھتے ہیں۔

مسلم ملک بننے کے ریمارکس پر آسٹریلیا میں طوفان

آسٹریلیا کی حکمران جماعت کی ایک ممبر پارلیمنٹ کی اس بات پر زبردست لعن طعن کی گئی ہے کہ انہوں نے اپنے بیان میں یہ بات کہی ہے کہ آسٹریلیا مسلم ملک بنتا جارہا ہے۔ پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے انہوں نے اسقاط حمل کی ایک دوا پر ملکی پابندی کو ختم نہ کئے جانے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ یہ ملک مسلم ملک بنتا جارہا ہے اور دن بدن مسلم آبادی بڑھتی چلی جارہی ہے۔ حالانکہ مسلمان آسٹریلیا کی دو کروڑ آبادی میں ڈیڑھ فیصد ہیں۔ اس کے باوجود آسٹریلوی حکمرانوں کو مسلمانوں کی آبادی کے بڑھ جانے کا خطرہ لگا ہوا ہے۔ وہاں کے عوام نے اس بات پر شدید ردّعمل کا اظہار کیا کہ آسٹریلیا کو مسلم ملک کہہ کر اس کی شدید توہین کی گئی۔

فلپائن میں کیچڑ کے سیلاب سے 2000 اموات

فلپائن کے صوبہ لیئٹے میں موسلادھار بارش کی وجہ سے کیچڑ کے سیلاب نے گزشتہ دنوں ایک بستی کو نگل لیا جس کے نتیجہ میں تقریباً دو ہزار افراد لاپتہ ہیں جن کے مارے جانے کا خدشہ ظاہر کیا گیا۔ فلپائن کے سرکاری ذرائع اور عینی شاہدین کے مطابق تودے پھسلنے کی وجہ سے دو گاؤں ملبہ میں دب گئے فلپائن کے ایک ممبر پارلیمنٹ روجر مرکیڈے نے بتایا کہ مقامی لوگوں کے اندازہ کے مطابق اس قدرتی آفت میں دو ہزار لوگوں کے مارے جانے کا خدشہ ہے لاپتہ دو ہزار لوگ لیئٹے صوبہ کے سینٹ برنارڈ قصبہ کے باشندے ہیں ایک غیر سرکاری تنظیم نے بتایا کہ غیر مصدقہ خبروں کے مطابق سینٹ برنارڈ قصبہ کا ایک علاقہ 90 فیصد مٹی میں دب گیا ہے اس علاقہ میں ایک سکول بھی ہے۔ 1800 افراد پر مشتمل لیئٹے صوبہ میں بارش کے سبب چٹانیں کھسکنے اور مٹی اور تودے گرنے سے بہت زیادہ جانی نقصان ہوا ہے امدادی ٹیم وہاں ایک سکول پر زیادہ توجہ مرکوز کررہی ہے جہاں چٹانیں کھسکنے کے وقت 250 بچے اور سکول کے سٹاف موجود تھے روجر مرکیڈو نے کہا کہ ہمیں سکول کی چھت تو نظر آرہی ہے لیکن زندگی کے آثار نظر نہیں آرہے ہیں۔ کچھ بچوں نے نہایت اضطراب کی کیفیت میں موبائل فون سے ایس ایم ایس بھیجے تھے جس کے بعد امدادی ٹیمیں فوراً حرکت میں آگئی تھیں۔ فلپائن کے لیئٹے جزیرہ میں ۱۹۹۱ء میں بھی زبردست سیلاب اور طوفان سے ۵۰۰۰ افراد ہلاک ہوگئے تھے۔

پاکستان میں انسانی حقوق

گزشتہ دنوں وفاقی وزیر شیخ رشید احمد کا اخباری بیان نظروں سے گزرا کہ پاکستان میں ہر شخص کو مکمل آزادی حاصل ہے۔ ہیومن رائٹس کمیشن کی رپورٹ بے بنیاد ہے۔ خواتین اور اقلیتوں کے حقوق کے مفادات کا تحفظ حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے اور صدر مشرف کے دور میں اقلیتوں کو نہ صرف ووٹ کا حق دیا گیا بلکہ مسلمان امیدواران سے ووٹ لینے کیلئے چرچوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جاتے ہیں۔ میں محترم وزیر صاحب کے علم میں ایک حقیقت لانا چاہتا ہوں اور تصویر کا ایک سچا رُخ دکھلاتا ہوں کہ:-

چناب نگر میں تین فیصد آبادی کو اپنے سالانہ اجتماعات کھلے آسمان کے نیچے کرنے کی اجازت انتظامیہ دیتی ہے اور سال میں جب بھی یہ چاہے ان کو اجتماعات منعقد کرنے میں کوئی پابندی نہیں جبکہ ۹۷ فیصد آبادی کو اپنے سالانہ تربیتی دینی اجتماعات کی اجازت انتظامیہ نہیں دیتی۔ کیا ہیومن رائٹس کمیشن والوں کی اصطلاح ''شخصی آزادی'' کے مفہوم اور وزیر صاحب کے ''شخصی آزادی'' کے مفہوم میں فرق ہے۔ (رشید احمد چناب نگر) (ہفت روزہ ''لاہور'' ۱۸ فروری ۰۶)

سال 2006 میں منعقد ہونے والے تبلیغی و تربیت جلسے

جلسہ یوم مسیح موعود	۲۳ مارچ بروز جمعرات	ہفتہ قرآن مجید	۱ تا ۷ جولائی
جلسہ سیرۃ النبیؐ	۱۱ راپریل بروز منگل	جلسہ سیرۃ النبیؐ	۱۹ راگست بروز ہفتہ
جلسہ سیرۃ النبیؐ	۷ مئی بروز اتوار	جلسہ پیشوایان مذاہب	۱۰ ستمبر بروز اتوار
جلسہ یوم خلافت	۲۷ مئی بروز ہفتہ	جلسہ سیرۃ النبیؐ	۲۹ راکتوبر بروز اتوار

بھارت کی جملہ جماعتوں سے گزارش ہے کہ اپنے یہاں ان تاریخوں میں جلسے منعقد کر کے اپنی مساعی جمیلہ کی جامع اور مختصر رپورٹیں دفتر ہذا کو ارسال کریں

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

تقرر وکیل المال تحریک جدید قادیان

جملہ امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں اطلاع کی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ارشاد کے تحت مکرم مولوی خورشید احمد انور صاحب کا بطور وکیل المال تحریک جدید تقرر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور یہ اعزاز ان کے لئے مبارک کرے۔ (منیر احمد حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and
Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
احباب کرام کیلئے مبارک تحفہ
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 15750: میں بشیراں بی بی زوجہ رفیق محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ سلائی عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت جون ۲۰۰۲ء ساکن بھوانی گڑھ ڈاکخانہ بھوانی گڑھ ضلع سنگرور صوبہ پنجاب۔ آج مورخہ 05-3-21 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ ۳۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ تازیست حسب قوعد صدر انجمن احمدیہ قادیا، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

رفیق محمد — بشیراں بی بی — حنیف احمد

وصیت نمبر 15835: میں نسیمہ اختر زوجہ مکرم راجہ ارشاد احمد خان صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن برازلو جاگیر ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر۔ میں آج مورخہ 05-4-23 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر -/5000 روپے وصول شد زیور طلائی انگوٹھی و کانوں کے جھمکے ۲۲ کیرٹ ایک تولہ قیمت اندازاً -/5500 روپے۔ میرے خاوند نے ننگل باغباناں قادیان میں ۵ مرلہ پر ایک مکان بنایا ہے یہ زمین میرے خاوند کے نام ہے لیکن انہوں نے یہ مکان خاکسار کو دے دیا ہے۔ اس کا 1/10 حصہ وصیت خاکسار ادا کرے گی۔ یہ زمین شاملات ہے اس کی قیمت اندازاً 75000 روپے ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ اپریل ۲۰۰۵ء سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

راجہ ارشاد احمد خاں — نسیمہ اختر — شمس اللہ خاں

وصیت نمبر 15836: میں نعمت اللہ لون ولد خواجہ محمد عبد اللہ صاحب لون مرحوم قوم احمد پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر۔ آج مورخہ 05-4-27 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ایک مکان آسنور میں دو منزلہ اور چھت ہے۔ اندازاً قیمت تین لاکھ روپے۔ زمین قریباً دو کنال آسنور میں ہے یہ نونہال پھل والی ہے۔ قیمت ایک لاکھ روپے۔ زمین دو کنال مزید پھل والے درختوں والی ہے۔ قیمت ایک لاکھ روپے ہے۔ نقد رقم تین لاکھ روپے ہے جو ریٹائرمنٹ کے موقعہ پر ملی تھی۔ موجود ہے۔ ایک زمین اندازاً ۵ کنال قبضہ میں ہے لیکن میری ملکیت نہیں اس کی آمد سے حصہ آمد ادا کروں گا۔

میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 8984 روپے ہے۔ اس کے علاوہ جائید اد از زمین کی آمد سالانہ 16000 روپے ہوتی ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

فاروق احمد ناصر — نعمت اللہ لون — مسعود احمد ڈار

وصیت نمبر 15837: میں فرید احمد ڈار ولد سعید احمد ڈار قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر آج مورخہ ۲۷۔۴۔۰۵ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد ماہانہ ۹۰۰۰ روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ اپریل ۰۵ء سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

سعید احمد ڈار — فرید احمد ڈار — مسعود احمد ڈار

وصیت نمبر 15838: میں آصفہ بیگم زوجہ مکرم راجہ انصار اللہ خان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ڈیسنڈ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر آج مورخہ ۲۱۔۴۔۰۵ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر ۱۰۰۰۰ روپے وصول شد زیور طلائی ۸ گرام ۲۲ کیرٹ اندازاً قیمت ۴۰۰۰ روپے کانوں کے بندے ناک کا کوکا ایک عدد ۲۲ کیرٹ اندازاً قیمت ۵۰۰ روپے۔ خاوند کی جائیداد مکان و زمین چک ڈیسنڈ میں ہے اس میں سے 1/8 حصہ کے 1/10 حصہ جائیداد ملنے کی صورت میں ادا کروں گی۔ میرا گذارہ آمد از خورد و نوش ماہانہ ۵۰۰ روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت اپریل ۰۵ء سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد سید امداد علی معلم وقف جدید — الامۃ آصفہ بیگم — گواہ شد راجہ اشفاق احمد

وصیت نمبر 15839: میں بشیرہ بیگم زوجہ راجہ محمد سلیمان خان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ڈیسنڈ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر آج مورخہ ۲۲۔۴۔۰۵ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر ۲۵۰۰ روپے کے عوض میرے خاوند نے ایک کنال ساڑھے سات مرلہ زمین چک ڈیسنڈ میں دی ہے۔ جس میں سے ایک کنال آبی ہے اور ساڑھے سات مرلہ میں گذار ہے اس زمین کی اندازاً قیمت ۱۰۰۰۰۰ روپے ہوگی اس کی آمد پر حصہ آمد ادا کروں گی۔ زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی چین پینڈلم ایک ایک ناک کا کوکا انگوٹھی ایک عدد ۲۲ کیرٹ 18.160g قیمت ۹۵۰۰ روپے نقد رقم ۱۵۰۰۰ روپے میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ ۱۰۰۰ روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت اپریل ۰۵ء سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

راجہ محمد سلیمان خان — بشیرہ بیگم — جاوید اقبال چیمہ

طلباء کیلئے مفید معلومات (نیشنل لاء سکول آف انڈین یونیورسٹی)

۱۔ National Law school of Indian University نگر بھاوی پوسٹ بیگ نمبر 7201 بنگلور 560072۔ http://www.nls.ac.in میں Ba, LLB (Hons) اور LMM کے پروگرام۔

آپ کو ضرورت ہے کہ:۔

Under Graduate پروگرام کیلئے آپ نے 10+2 (یا اس کے برابر تعلیم) کم سے کم 50% نمبرات میں کیا ہو۔ آپ کی عمر یکم جولائی 2006ء تک بیس سال سے کم ہو۔ SC/ST کیلئے 22 سال LLM کیلئے BL/LLB/BA LLB Hons میں مجموعی طور پر 50% نمبرات حاصل کئے ہوں۔ آل انڈیا داخلہ ٹیسٹ 7 مئی 2006ء میں دلی میں ہوگا۔

فارم :: ایک ہزار روپے بینک ڈرافٹ رجسٹرار NLSIO بنگلور کے نام ارسال کرتے ہوئے اپنے مکمل پتہ اور پن کوڈ کے ساتھ رجسٹرار کو درخواست لکھو۔ جس کورس کیلئے درخواست دی ہو وہ لفافے میں Bold Letter میں لکھا گیا ہو۔ فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ 15 مارچ 06 ہے۔

2۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف فارسٹ مینجمنٹ باکس نمبر 357 نہرو نگر بھوپال 462003۔ http://www.iirm.org میں Natural Resorce Management میں ایک سالہ فل ٹائم Residential کورس M. Phill کے برابر۔

آپ کو ضرورت ہے کہ

آپ نے کسی سبجیکٹ میں دو سالہ Master's مجموعی طور پر کم سے کم 50% نمبرات حاصل کر کے کیا ہو۔ Sc/St طلباء کیلئے 5% کم)

فارم :: 250 روپے کی ڈی ڈی ڈائریکٹر IIFM کے نام ارسال کرتے ہوئے اپنی درخواستیں بھیجیں۔ داخلہ مذکورہ ایڈریس پر ہوگا۔ http://www.iifm.ac.in یا http//www.iifm.org سے بھی down load کر سکتے ہیں۔ درخواستیں داخل کرنے کی آخری تاریخ 15 مارچ 2006ء ہے۔

3۔ اندرا گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ ریسرچ ممبئی Indra Gandhi Institute of Development Research (IGIDR) میں دو سالہ M.sc in Economics اکنامکس (۲) Development Studies میں Mphill/Ph D

آپ کو ضرورت ہے کہ

(آپ نے Physics /Bsc / B stat/ Bcom / Bsc in Ecnomics /Ba یا Maths میں Economics BE /B Tech میں کم سے کم سیکنڈ ڈویژن اور باقی سبجیکٹ میں Ist ڈویژن میں پاس کیا ہو تمام طلباء نے Higher Secondary میں Maths رکھا ہو۔

آپ نے M sc in Economic /M Stat/ Phyisics یا Maths یا Enviomment conomical Science یا Operation Research میں BE/B Tech / ME/ MTech / MBA / M Sc پاس کیا ہو۔ اکنامکس میں کم سے کم 55% نمبرات حاصل کئے ہوں باقی سبجیکٹس میں 60% نمبرات حاصل کئے ہوں۔ تمام طلباء نے کم سے کم Higher Secondary میں میتھ رکھا ہو۔

7 مئی 2006 کو دلی میں تحریری ٹیسٹ بھی پاس کرنا ہوگا

فارم : http/www.igidr.ac.in سے ڈاؤن لوڈ کریں آخری تاریخ 17 مارچ 2006 ہے

(بشکریہ۔ (The Times of India Education Times) 6.2.06 page 2

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax (0091) 1872-220757
Tel Fax (0091) 1872-221702
Tel (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Tuesday 23rd Feb | Issue 8 | شمارہ 8

SUBSCRIPTION
ANNUAL Rs 250/-
By Air 20 Pounds Or 40 U S $
30 Euro
By Sea 10 Pounds Or 20 U S $

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ بھارت کی مختصر جھلکیاں

لجنہ کے نظام کو تربیت کے معاملہ میں بہت فعال ہونا چاہئے۔نومبائعات کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں

معمولی سی بھی کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس سے شرک کی بو آتی ہو۔چالاکیاں، ہوشیاریاں، مکروفریب، جھوٹ یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو شرک کی طرف لے جانے والی ہیں

(جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مستورات سے خطاب)

اگر آج مسلمان اپنا اسلام زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو سوائے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے پیچھے چلنے کے اور کوئی راستہ نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے مقام خاتم النبیین کی وضاحت۔آج احمدی ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کے مقام خاتم النبیینؐ کو صحیح معنوں میں پہچانا ہے اور احمدی ہی ہیں جنہوں نے خاتم النبیین محسن انسانیت کے صلح و آشتی اور محبت کے پیغام کو اکناف عالم میں پہنچانا ہے۔

(جلسہ سالانہ قادیان سے اختتامی خطاب)

تعلیمی اسناد کی تقسیم، اجتماعی ملاقاتیں، پریس میڈیا میں کوریج

(قادیان دارالامان میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

27/دسمبر 2005ء بروز منگل:

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد اقصیٰ'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

آج جلسہ سالانہ قادیان کا دوسرا دن تھا۔صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دارالمسیح سے لجنہ جلسہ گاہ میں لجنہ سے خطاب کے لئے تشریف لے گئے۔لجنہ جلسہ گاہ مسجد ناصر آباد سے ملحقہ گراؤنڈ میں تیار کی گئی تھی۔جلسہ گاہ کو خوبصورت سٹیج اور مختلف زبانوں میں لکھے ہوئے بینرز کے ساتھ سجایا گیا تھا۔جلسہ گاہ میں داخل ہونے کے لئے مختلف دروازے بنائے گئے تھے اور تمام راستوں کو جھنڈیوں اور مختلف بینرز جن پر ''اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا''، ''اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر'' اور دیگر استقبالیہ اور دعائیہ کلمات کے ساتھ سجایا گیا تھا۔جونہی حضور انور جلسہ گاہ پہنچے خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔

لجنہ کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا جو امتہ الرحمٰن خادم صاحبہ نے کی۔بعدازاں عزیزہ صفیہ حبیب صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

تقسیم تعلیمی اسناد

اس کے بعد تقسیم اسناد کی تقریب منعقد ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سالوں میں ہندوستان اور پاکستان سے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو تعلیمی سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔

اس تقریب میں ہندوستان سے تعلق رکھنے والی ایک طالبہ جب کہ پاکستان کی 33 طالبات یا ان کے عزیزوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے تعلیمی اسناد حاصل کیں۔اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب کے لئے مبارک فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ سے خطاب

اس کے بعد پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔

دوپہر ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب اپنے اختتام کو پہنچا۔خطاب کے بعد حضور نے دعا کروائی۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کے ایک حصہ میں بیٹھی ہوئی نومبائعات کے پاس تشریف لے گئے اور شرف زیارت بخشا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے تو ڈیوٹی پر موجود بعض پولیس افسران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

بہشتی مقبرہ میں دعا

اس کے بعد حضور انور پیدل ہی بہشتی مقبرہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔بارہ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ دارالمسیح تشریف لے آئے۔

سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

بعدازاں سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ نے ہندوستان اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے 27 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔نکاحوں کے اعلان کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت تشریف فرما رہے۔آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

مستورات کی اجتماعی ملاقات

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس دارالمسیح مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔جہاں پروگرام کے مطابق مستورات سے اجتماعی ملاقات ہوئی۔ملاقات کرنے والوں میں ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش اور دوسرے ہمسایہ ممالک سری لنکا، برما، نیپال اور بھوٹان سے آنے والی خواتین شامل تھیں۔ملاقات کرنے والی خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور نصرت گرلز سکول کے احاطہ میں جمع تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو ربوہ سے آئی ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑا کریں۔اس طرح حضور انور نے فیصل آباد اور لاہور سے آنے والی خواتین سے بھی دریافت فرمایا۔حضور انور نے مستورات سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: جو جو بھی سفر کر کے یہاں آئی ہیں وہ جس مقصد کے لئے یہاں آئی ہیں اسے ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور یہاں کے روحانی ماحول میں اپنا وقت دعاؤں میں گزاریں۔

حضور انور نے پاکستان سے آنے والی خواتین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔اگر آپ چاہتی ہیں کہ خلافت واپس پاکستان آئے تو صرف باتوں سے انقلاب نہیں آئے گا۔آپ کو اپنے اندر انقلاب پیدا کرنا ہوگا۔اپنی اس ذمہ داری کو سمجھیں اور پہلے سے بڑھ کر اس طرف توجہ دیں۔

چونکہ ملاقات کرنے والی خواتین کی تعداد ہزاروں میں تھی اور بہت زیادہ رش تھا۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ وقت آپ کے ڈسپلن کے اظہار کا ہے اور جذبات کے کنٹرول کرنے کا۔اپنے جذبات کا اظہار خدا کے حضور کریں تاکہ وقت ضائع کئے بغیر ہر ایک سے ملاقات ہو سکے۔

ملاقات کا یہ سلسلہ ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔اس دوران ساڑھے تین ہزار سے زائد خواتین نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔خواتین ایک قطار کی صورت میں باری باری حضور انور کے پاس سے گزرتیں، سلام عرض کرتیں اور شرف زیارت حاصل کرتیں اور دعا کے لئے عرض کرتیں۔

باقی صفحہ نمبر (۱۵) پر ملاحظہ فرمائیں

وقفِ عارضی کی مبارک تحریک میں حصہ لیجئے

وقفِ عارضی کی مبارک تحریک میں حصہ لینا خود اپنے نفس کے لئے اور جماعتی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے۔سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں اس طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔لہٰذا احباب کو چاہئے کہ وہ اپنی قریب کی جماعت میں وقف عارضی کر کے تربیت کے خصوصی پروگرام بنائیں۔ریٹائرڈ حضرات تو اس میں اپنی توفیق کے مطابق ہر وقت حصہ لے سکتے ہیں۔طالب علم خاص طور پر کالجوں کے طلباء نیز اساتذہ بھی اپنی چھٹیوں میں یہ خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ذیلی تنظیموں کو بھی اس سلسلہ میں ہر ماہ خصوصی پروگرام بنانے چاہئیں۔اللہ تعالیٰ سب کو حضور انور کے ارشاد کے مطابق اس تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا کرے۔ [ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی]